بحرِ عقیدت

سید عمران حیدر گردیزی

Presented by www.ziaraat.com

سید عمران حیدر گردیزی کی دیگر تصانیف

- زیور اشک
- گلدستۂ نور
- علیؑ اعلیٰ
- حسینؑ حسینؑ
- علیؑ حق علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

Presented by www.ziaraat.com

بحرِ عقیدت

شاعرِ اہلبیتؑ

سید عمرانؔ حیدر گردیزی

ضابطہ

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب:	بحرِ عقیدت
مصنّف:	سید عمرانؔ حیدر گردیزی
تاریخ اشاعت:	فروری 2013ء
پبلشر:	سید عمرانؔ حیدر گردیزی
تزئین وطباعت:	الکتاب گرافکس ملتان
سرورق:	ابومیسون اللہ بخش
قیمت:	500/- روپے

رابطہ

☆......کاروان بک سنٹر ملتان کینٹ............0300-8632227

☆......ملتان کتاب گھر، بوسن روڈ نزد یو۔ بی۔ ایل ملتان۔۔ 6750226 - 061

☆......کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ............0321-4510444۔

Presented by www.ziaraat.com

انتساب

بحضورِ پُرنور

حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام

و معصومین صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِین

اور

قابلِ صد احترام والدِ بزرگوار، شاعرِ اہلِ بیت

سید محمد حیدر شاہ گردیزی مرحوم کے نام

اُن کے ثواب اور بلندیٔ درجات کیلئے۔

اور

اپنی والدہ ماجدہ، بیگم اور بیٹوں کے نام

معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

☆..........☆

سپاس نامہ

الحمدللہ شکراً لصاحب الزمانؑ

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وآلِ محمّدٍ

میں اپنی والدہ صاحبہ، بیگم، بیٹوں اور احباب کا شکر گزار ہوں کہ

انہوں نے میری حوصلہ افزائی کی۔

☆☆☆☆☆

جناب پروفیسر حسین سحر صاحب کا ممنون ہوں کہ

انہوں نے میرے کلام کو پڑھا اور سراہا۔

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ترتیب

01	مناجات	9
02	دعا	11
03	نعت	15
04	نعت	22
05	نعت	24
06	عین اللہ	28
07	رازِ خدا	30
08	اسلام	32
09	پیمان	34
10	پیکرِ انوار	36
11	نور	49
12	حضرت بی بی خدیجہؑ	62
13	امام حسینؑ	65
14	کعبہ	70
15	قرات	77
16	دنیا	82
17	زندگی موت اور حسینؑ	91
18	رہبرِ اعلیٰ	104
19	حضرتِ محسنؑ	111
20	خون	123
21	۲۸/رجب	125
22	شبِ عاشور	131
23	روحِ وفا	140
24	شفیع المذنبین	147
25	اختتامِ عبادت	153
26	سفیرِ رب	157
27	حضرت امام محمد باقرؑ	164
28	میدانِ عرفات	165
29	آج	171
30	حسینؑ ہے	175
31	منقبت	177
32	سیدہ بی بی زینبؑ	182
33	حضرت بی بی زینبؑ	183
34	حضرت بی بی سیدہ رقیہؑ	187
35	ہادیِٔ دوراں	189
36	دعا	190

Presented by www.ziaraat.com

مناجات

اے خالقِ زماں مرے دل کی مراد سن
اکبرؑ کا واسطہ مرے دل کی مراد سن
اصغرؑ کی ہے قسم مرے دل کی مراد سن
قاسمؑ کا واسطہ مرے دل کی مراد سن

عابدؑ حزیں کے خون کی تحریر کی قسم
خالق تجھے ہے زینبؑ و شبیرؑ کی قسم

گھر گھر رہے حسینؑ کے ماتم کی ہی فضا
ماحول سوگوار ہو جاری رہے عزا
پرسہ سبھی امامِ ہدا کا کریں ادا
دل کے مکاں کی نور سے روشن رہے فضا

آواز میں قلق ہو رہے اشک نین پر
روتی رہے یہ آنکھ بھی مولا حسینؑ پر

ہر دل میں ہو حسینؑ کے ماتم کی روشنی
ہونٹوں پہ ہو امام کے نوحے کی چاشنی
آنکھوں کی اس چمک میں ہو کربل کی عاشقی
مردہ حیات پائے وہ زندوں کی زندگی

اس خون کی زبان پہ ذکرِ خدا رہے
دل کے امام باڑے میں مجلس بپا رہے

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

دعا

اے بادشہ رسولؐ کے داماد یا علیؑ
کرتا ہے یہ حقیر بھی فریاد یا علیؑ
قیدِ گنہ سے کر مجھے آزاد یا علیؑ
ذکرِ حسینؑ سے رہے دل شاد یا علیؑ
نظروں کے سامنے رہے روضہ حسینؑ کا
صحت بدن کی دو مجھے صدقہ حسینؑ کا

شیطان دے رہا ہے جو آزار یا علیؑ
کمزور ہوں نحیف ہوں لاچار یا علیؑ
دل کو تری وِلا کا ہے اقرار یا علیؑ
وقتِ مدد ہے یا شہِ ابرار یا علیؑ
پھر گلشنِ حیات ہو میرا نکھار میں
محفوظ ہر بلا سے ہوں تیرے حصار میں

نخلِ مراد پر مِرے مولا تو بور دے
بے نور چشمِ قلب کو مولا تو نور دے
الفاظ کے شعور کو کیف و سرور دے
اس کعبۂ خیال کو اپنا ظہور دے
الفاظ کے بدن میں ہو تیری وِلا کی بو
بابِ قبول وا کرے میری دعا کی بو

صبر و رضا حسینؑ کے در سے ملے رہیں
علم و عمل بتولؑ کے گھر سے ملے رہیں
موتی نفاستوں کے یہ زر سے ملے رہیں
تاجِ شفا ہمیشہ ہی سر سے ملے رہیں
بہرِ حسنؑ نظر کی کراہت کو دور کر
مولا تو دشمنوں کی جسارت کو دور کر

Presented by www.ziaraat.com

مولا تو بدنظر کی بصارت سے دے اماں
مولا تو دشمنوں کی رقابت سے دے اماں
مولا تو ہر نفر کی شرارت سے دے اماں
مولا تو جادوؤں کی نجاست سے دے اماں

مولا ترے حصار میں سجدہ کناں رہوں
تیری ہی رحمتیں رہیں مولا جہاں رہوں

ہر اک دعا کی بُوٹی پہ کھلتا کنول رہے
دستِ ثناء کے سائے میں پلتا عمل رہے
اوجھل مری نگاہ سے خوفِ اجل رہے
راضی مرے سخن سے ہی وہ لم یزل رہے

مولا دعا کے ہاتھ وسائل کی باگ ہو
الفاظ کے دلوں میں فضائل کی لاگ ہو

بیٹے شرافتوں میں فقید المثال ہوں
اقبال کے فلک کے چمکتے ہلال ہوں
پھیلے انہی کے در پہ ہی دستِ سوال ہوں
جو ہر ملیں جو ہاتھ میں سارے کمال ہوں

چلتی سخاوتوں کی ہمیشہ سبیل ہو
فہرست نیک نامی کی انکی طویل ہو

یا ساتر العیوب ہو پردہ عیوب پر
ایمان ہے مرا ترے اوجب وجوب پر
سایہ ترے ہو نور کا فرقِ قلوب پر
تاریک دل نہ ہو سکے وقتِ 'غروب' پر

ہدیہ مرے خلوص کا مجھ سے وصول کر
عمران کی دعا مرے مولا قبول کر

Presented by www.ziaraat.com

نعت

رحمت بکھر رہی ہے مزارِ حسینؑ سے
تطہیر سانس لیتی ہے حرمت نشین سے
سورج نثار کرتا ہے کرنیں جبین سے
آتے مَلک سما سے ہیں انساں زمین سے
سجدہ گزار ہو کے عبادت پڑی رہی
تختِ وِلا پہ روحِ تلاوت کھڑی رہی
اب قربتِ خدا میں ولایت کا ساتھ ہے
اب پہلوئے دعا میں رسالت کا ساتھ ہے
بے خوف ہر دعا ہے امامت کا ساتھ ہے
ظرفِ قبولیت سے عنایت کا ساتھ ہے
اُڑنے لگے ہیں لفظ جو اذنِ بتولؑ سے
شاداں حروف ہو گئے قربِ رسولؐ سے

زائر کے ہر عمل کو ہے ملتا جزا کا نور
جنّت کے آسماں پہ ہے یاں کی فضا کا نور
عرشِ عُلا سے آتا ہے یاں پر دعا کا نور
ہے روضۂ رسولؐ پہ چھایا خدا کا نور
محور یہی زمین ہے دیں کے اصول کی
رہتی جو اس جگہ پہ ہے بضعۃ رسولؐ کی
ہاتھوں میں اس مدینے کے رب کا نشاں رہا
اسکے مقابلے میں کوئی کب کہاں رہا؟
اس شہر میں علوم کا دریا رواں رہا
کعبہ اسی کی سمت ہی سجدہ کناں رہا
سینے میں احترام کے بوجھل نہیں ہوا
چشمِ خدا سے لحظہ کو اوجھل نہیں ہوا

Presented by www.ziaraat.com

بہتا نفاستوں کا سمندر یہیں سے ہے
ملتا جلالتوں کو مقدر یہیں سے ہے
سورج سخاوتوں کا منوّر یہیں سے ہے
شہرہ عبادتوں کو میّسر یہیں سے ہے
سردار انبیاء کے مکرّم یہیں پہ ہیں
اللہ کی صفات مجسّم یہیں پہ ہیں

اس جا رسولؐ رب کی ہیں پہچان کی طرح
تختِ عظیم پر ہیں وہ سلطان کی طرح
جبریلؑ در پہ رہتا ہے دربان کی طرح
قرآں زمیں کے سینے میں ایمان کی طرح
برسات سے درود کی جل تھل مچی ہوئی
رگ رگ میں ہے زمین کی ہلچل مچی ہوئی

چلتی ہوا کے ہاتھوں میں خوشبو کے تھال ہیں
اونچے سُروں میں آج محبّت کے تال ہیں
اُجلے رُخوں کے دن ہیں تو چہرے بھی لال ہیں
شانوں پہ شب کے چاند کے چاندی کے بال ہیں
سورج کی ہر کرن میں محبّت کی تان ہے
گرمی بھی تیز تر ہے نچھاور جو جان ہے

خازن علیؑ ہے جس کا خزینہ رسولؐ ہے
بحرِ نجات کا بھی سفینہ رسولؐ ہے
انگشتریٔ حق کا نگینہ رسولؐ ہے
آیات کو مِلا جو قرینہ رسولؐ ہے
اس کا وصی وسیلہ ہے سب کی نجات کا
مظہر رسولؐ ہی ہے خدا کی صفات کا

Presented by www.ziaraat.com

لپٹی قدم کے ساتھ حرم کی ہیں برکتیں
جھکتی گئی نگاہ وہ دیکھی ہیں عظمتیں
وجہ سکون ہیں یہ زبانوں کی حرکتیں
جھپٹی ہیں قسمتوں کے مکانوں پہ دولتیں

ظلمت کے بادلوں سے چمکتی ہیں بجلیاں
بختوں کے عارضوں پہ لپکتی ہیں سرخیاں

مانگی دعا حضورؐ سے نظروں کے ہاتھ سے
انعام مل گیا ہمیں اثروں کے ہاتھ سے
پایا گلِ نوید ہے خبروں کے ہاتھ سے
روشن سمائے بخت ہے قمروں کے ہاتھ سے

الفاظ باوضو ہیں دعائیں بھی پاک ہیں
خاموش ان گلوں کی صدائیں بھی پاک ہیں

اللہ کے نبیؐ کے ہیں اکرام کے اثر
آیات کے شجر پہ ہیں انعام کے اثر
افکار کے سما پہ ہیں اسلام کے اثر
میدان میں مطاف کے احرام کے اثر

گونجا ہوا فضا میں زبانوں کا جوش ہے
تقلید میں نبیؐ کے جوانوں کا ہوش ہے

آتی ہیں آسماں سے فرشتوں کی ٹولیاں
نوری برات ہوتی ہے پُر نور ڈولیاں
معصوم کو سناتے ہیں معصوم بولیاں
جاتے ہیں آسمان پہ بھر بھر کے جھولیاں

قبضہ زمیں سے پھیلا ہے عرشِ عُلا تلک
عاشق ہے اس رسولؐ کا دیکھا خدا تلک

Presented by www.ziaraat.com

رحمٰن کی نظر کا اشارہ رسولؐ ہے
ادوار کے بدن کا سہارہ رسولؐ ہے
دریا رسالتیں ہیں کنارہ رسولؐ ہے
توحید کے سما کا ستارہ رسولؐ ہے
کاریگری خدا کی اسی پر تمام ہے
وجہہِ خدا علیؑ ہے یہ اسکا امام ہے
کوثر ہے جس کا نام وہ جُوئے رسولؐ ہے
پلتی حسنؑ حسینؑ میں خُوئے رسولؐ ہے
مُشکِ گلاب میں بھی تو بُوئے رسولؐ ہے
چہرہ جو ہے خدا کا وہ رُوئے رسولؐ ہے
مرکز رہے درود کے کُل مرسلین کے
محور بنے سلام کے کُل صالحین کے

نعت

کہاں اسمِ محمدؐ ہے کہاں آثار کا سایہ
کہاں احساس کی منزل کہاں اقرار کا سایہ

کہاں امکان کا سورج کہاں اظہار کا سایہ
کہاں گفتار کا پہلو کہاں کردار کا سایہ

کہاں رخسار کی رونق کہاں انوار کا سایہ
کہاں شہکار کی قیمت کہاں ایثار کا سایہ

کہاں سرکار کی عظمت کہاں اسرار کا سایہ
کہاں اقدار وہ نوری کہاں اطوار کا سایہ

Presented by www.ziaraat.com

کہاں معراج کا آنگن کہاں رفتار کا سایہ
کہاں دشتِ خداوندی کہاں دیوار کا سایہ

کہاں تطہیر کی کشتی کہاں پتوار کا سایہ
کہاں دیدار کی صورت کہاں افکار کا سایہ

کہاں اخبار قربت کے کہاں اغیار کا سایہ
کہاں تلوار کا چلنا کہاں ہتھیار کا سایہ

قلم کی ہے زباں پر بھی کسی فنکار کا سایہ
رہے عمرانؔ یوں دل میں مِرے اطہار کا سایہ

نعت

یا محمدؐ یا حُسینؑ یا حقیقت بر زمیں
یا محمدؐ یا حُسینؑ یا حقیقت بر زمیں

یا نبیؐ حاجت روا یا نبیؐ صلِّ علیٰ
یا نبیؐ حسنِ حیا یا نبیؐ نورِ صفا
یا نبیؐ قلبِ وفا یا نبیؐ ضربِ فنا
یا نبیؐ فکر و دعا یا نبیؐ زورِ خدا
یا نبیؐ نورِ مبیں یا نبیؐ شاہِ زمیں
یا محمدؐ یا حُسینؑ یا حقیقت بر زمیں

Presented by www.ziaraat.com

دور کر جور و جفا دور کر مکر و دغا
دور کر جرم و خطا دور کر ظلم و ریا
دور کر زہرِ ہوا دور کر سحرِ وبا
دور کر شرِّ بلا دور کر شرِّ بلا
کر مری روشن جبیں یا امیرِ مرسلیں
یا محمدؐ یا حُسیں یا حقیقت بر زمیں

اے حجابِ رب سنو اے نقابِ رب سنو
اے کتابِ رب سنو اے خطابِ رب سنو
اے نصابِ رب سنو اے جوابِ رب سنو
اے سحابِ رب سنو اے جنابِ رب سنو
سن مری حاجت یہیں یا امیرِ مومنیں
یا محمدؐ یا حُسیں یا حقیقت بر زمیں

پرتوِ ربِّ زمن قاتلِ رنج و محن
مالکِ سرو و سمن رونقِ بزمِ سخن
ہیبتِ شاہِ زمن ہے یہ ایماں کا چمن
زینتِ باغِ عدن اکملِ ہر فکر و فن
مانتے ہیں مرسلیں ہیں یہی رب کے قریں
یا محمدؐ یا حُسیں یا حقیقت بر زمیں

سطوتِ تاجِ زماں یا رسولِؐ دو جہاں
اے خدا کے پاسباں رہنما بر آسماں
رحمتوں کے آشیاں ہر کسی پر مہرباں
علم کے لب پر رواں پردۂ رازِ گراں
سجدہ کرتی ہے جبیں در پہ تیرے ہی کہیں
یا محمدؐ یا حُسیں یا حقیقت بر زمیں

Presented by www.ziaraat.com

یا منیرِ ارتقا یا خمیرِ رہنما
یا امیرِ ابتدا یا نظیرِ انتہا
یا ضمیرِ مرتضےٰؑ یا وزیرِ کبریا
یا قدیرِ باصفاء یا سفیرِ لا الہ
یا نشاطِ متقیں یا نفیس و نازنیں
یا محمدؐ یا حسیںؑ یا حقیقت بر زمیں

☆☆☆☆☆

عین اللہ

ہے عین اللہ ہے وجہ اللہ ہے یزداں کی تصویر علیؑ
ہر ایک نبیؐ کی آنکھوں کا ہے خواب علیؑ تعبیر علیؑ
ہیں بخت اقبال عطا اس کی قسمت ہے علیؑ تقدیر علیؑ
ہے صحن نبیؐ کے گھر کا علیؑ دیوار علیؑ شہتیر علیؑ
قرآں کے سخن کا دیکھ متن ہر آیت کی تفسیر علیؑ
نازاں ہوتا ہے رب خود پر جب کہتے ہیں تکبیر علیؑ
'توحید' کے نور میں روشن ہے 'رحمٰن' کی ہے تاثیر علیؑ
پایا ہے علم تو مرسلؐ سے پائے رب سے شمشیر علیؑ
ہر حرفِ نبیؐ کا محور ہے ہر بات کی ہے تقریر علیؑ
نازاں وہ جیون ہے جس کا ہر ایک جتن تدبیر علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

ظلمات کا خون اڑاتا ہے جنّات کرے تسخیر علیؑ
باطل کے سروں پر تیغ چلا حق ہے کرتا تعمیر علیؑ
جنّت بیٹوں کے صدقے میں کر دیتا ہے تحریر علیؑ
اکسیر رہا یہ نامِ علیؑ اکسیر ہے یہ اکسیر علیؑ
ہے عرشِ بریں جائے مسکن افلاک کا ہے رہگیر علیؑ
انوار سبھی ممنون رہے دے دیتا ہے تنویر علیؑ
مومن کے لئے آساں ہے علیؑ کافر کے لئے گمبھیر علیؑ
دنیا کے بدن پہ بیعت کا ہے طوق رسن زنجیر علیؑ
شبیرؑ کے غم میں روتا ہوں اس غم سے رہا دلگیر علیؑ
ہر سانس بدن کے کاغذ پر کر دیتی ہے تحریر علیؑ
عمرانؔ زباں سے شان کہو پائے نہ کہیں تاخیر علیؑ
افلاک پہ شہرت ہے میری دی کیسی فزوں توقیر علیؑ

☆☆☆☆☆

رازِ خدا

ہے بحر علیؑ ہے لہر علیؑ کشتی ہے علیؑ پتوار علیؑ
گلشن ہے علیؑ صحرا ہے علیؑ میدان علیؑ کہسار علیؑ
ہے رازِ خدا اسرار علیؑ قرآن کی ہے تکرار علیؑ
ہے حق کا علم تلوار علیؑ حق کی اونچی دیوار علیؑ
غفّار علیؑ جبّار علیؑ ہے سہل علیؑ دشوار علیؑ
ہر شخص کا ہے غم خوار علیؑ ہر ذہن کرے بیدار علیؑ
ہر وار کرے بیکار علیؑ دشمن پہ کرے یلغار علیؑ
بے مثل جری جرّار علیؑ ہر میداں کا کرّار علیؑ
جو جو بھی ملا رب کا منکر اُس اُس کو کرے فی النار علیؑ
سردار علیؑ سرکار علیؑ ہر لشکر کا سالار علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

ہر مومن کا معیار علیؑ ہے بخشش کو درکار علیؑ
اظہار علیؑ اقرار علیؑ معراج کی شب گفتار علیؑ
بھائی کی محبت میں ڈوبا ہر دم ہی رہا سرشار علیؑ
رخسار علیؑ کے ہیں نوری انوار کا ہے شہکار علیؑ
کلیوں کے تبسم میں دیکھو ڈالی ڈالی اشجار علیؑ
اقدار کو دے انوار علیؑ کردار کرے ہموار علیؑ
ہے عرشِ خدا نازاں نازاں بھگوان علیؑ اوتار علیؑ
ہے مہرِ خوشی سے لوٹ رہا ہے دن پر جو اسوار علیؑ
ہر رات بنی محراب رہے ہے سجدے میں جیدار علیؑ
منظور رہیں افکار مرے بخشیں مجھ کو دستار علیؑ
عمرانؔ لبوں پر ہو طاری ہر ایک گھڑی گفتار علیؑ
اک لمحہ بھی بیکار نہ ہو اشعار کریں پرچار علیؑ

☆☆☆☆☆

اسلام

ہے دین علیؑ اسلام علیؑ سب دور کرے آلام علیؑ
انعام علیؑ اکرام علیؑ آغاز علیؑ انجام علیؑ
ہر روز علیؑ ہر رات علیؑ ہر صبح علیؑ ہر شام علیؑ
جو دل سے پکارے نام علیؑ لیتا ہے اسے پھر تھام علیؑ
لمحات کے دل میں ہے رہتا اوقات کا ہے پیغام علیؑ
شانوں پہ رسالت کے چڑھ کے سب توڑ گیا اصنام علیؑ
ہر ایک شرع کی شرط رہا ہر حجت کا اتمام علیؑ
ہر رات زیارت ہو جائے ہر روز کرے الہام علیؑ
دردوں کو مٹا کر دنیا میں دے دیتا ہے آرام علیؑ
مشکل کے قبیلے قتل کرے فی النار کرے اقسام علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

دنیا کے سکوں کا ہے باعث ہے محشر کا ہنگام علیؑ
ارواح ملا کر نفسوں سے تخلیق کرے اجسام علیؑ
جب جنگ کا ہو طوفان رواں ہر سو بس ہے کہرام علیؑ
احمدؐ کا دفاع بھرپور کرے سب دور کرے الزام علیؑ
'الحمد' کی حمد طواف کرے 'والنّاس' کا ہے احرام علیؑ
'ولیٰسین' کی ہر اک آیت میں 'والفجر' کا ہے پیغام علیؑ
وارث جو پیمبرؐ کا ٹھہرا سب دور کرے ابہام علیؑ
مومن کی شفاعت کی خاطر بھرپور کرے اقدام علیؑ
جس دل میں علیؑ کا نور رہے پھر ساتھ رہے ہر گام علیؑ
نادم گل ہوتے ہیں اس سے ہے ایسا وہ گلفام علیؑ

☆☆☆☆☆

پیمان

ہے تیغ علیؑ ہے ڈھال علیؑ سوفار علیؑ پیکان علیؑ
ہے زور علیؑ ہے شور علیؑ ہے جنگ علیؑ میدان علیؑ
پیمان علیؑ ارمان علیؑ ایقان علیؑ وجدان علیؑ
رحمان علیؑ فرمان علیؑ ہے وردِ زباں عمرانؑ علیؑ
رحمت کی گھٹا کا رکھوالا رِم جھم کا رہا عنوان علیؑ
لفظوں کی دکانوں میں بجتا ہر حرف کا ہے سامان علیؑ
آیات کے پھولوں پر چہکا مہکا گلشن قرآن علیؑ
بیمثل جری حیدرؑ صفدر جبریلؑ کا ہے اعلان علیؑ
کوثر کی اُچھلتی موجوں میں ہر لہر کی ہے گردان علیؑ
قدرت میں رہی دوزخ ساری جنّت کا رہا سلطان علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

اعمال سبھی کے تولنے کو میزان علیؑ اوزان علیؑ
کوثر کی موج کی دھڑکن میں ہے طوبیٰ کی شریان علیؑ
مومن پہ خدا کی ہے شفقت ہر دل پر ہے احسان علیؑ
ہے قصرِ ولا مہکا مہکا روشن روشن ایوان علیؑ
ہے فکر کے سب جوبن میں علیؑ ہے سوچ علیؑ اوسان علیؑ
ہر فعل قیادت کے پیچھے ہر قائد کا ایمان علیؑ
ہے ذکر کے سب دامن میں علیؑ ہے علم علیؑ عرفان علیؑ
قسمت کے شگوفوں میں چمکا توقیر کا ہے کھلیان علیؑ
ہے طاقت کا طوفان علیؑ ہے جرأت کا میدان علیؑ
ہے سرورؐ کا یہ رکھوالا ہر ایک قدم قربان علیؑ
ہے رب کا بڑا احسان علیؑ تو مان علیؑ پہچان علیؑ
کہتا ہے کوئی انسان علیؑ کہتا ہے کوئی یزدان علیؑ

☆☆☆☆☆

پیکرِ انوار

اللہ کے کرم کا رہا نام فاطمہؑ
ایمان کے بھرم کا رہا نام فاطمہؑ
تقدیر کے قلم کا رہا نام فاطمہؑ
اسلام کے حرم کا رہا نام فاطمہؑ
کعبہ کے ہے بدن کی توانائی فاطمہؑ
عیسیٰؑ نبی کی رمزِ مسیحائی فاطمہؑ
دینِ خدا کی ہے یہی بنیاد فاطمہؑ
قرآن کے حروف کی تعدادا فاطمہؑ
ذکرِ نبیؐ کو کر گئی آباد فاطمہؑ
معذوب ہر مَلَک کرے آزاد فاطمہؑ
اسکے پسر امام ہیں بابا رسولؐ ہے
شوہر ولی خدا کا ہے خود یہ بتولؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

نورِ خدائے پاک کی تنویر فاطمہؑ
ہے ہو بہو رسولؐ کی تصویر فاطمہؑ
مشکل کشائے دہر کی توقیر فاطمہؑ
حسنینؑ کی جہان میں دلگیر فاطمہؑ

ادوار میں ہے مالکِ تقدیر کی طرح
قائم ہے اسکا ذکر بھی جاگیر کی طرح

امّت کے بخشوانے کی تدبیر فاطمہؑ
ہے مصطفےؐ کے خواب کی تعبیر فاطمہؑ
اسمِ حسینؑ ہے جوہرِ اکسیر فاطمہؑ
ایمان کے کلام کی تفسیر فاطمہؑ

جنّت، عدن، بہشت جزا اسی کے ہیں
اللہ کی نعمتوں کے ذخائر اسی کے ہیں

ہر اک دعا کے سر پہ ہے سایہ فگن یہی
ہر اک حسیں خیال کا رنگیں چمن یہی
رب کے حسیں کلام کا حسنِ سخن یہی
چہرہ کرے علوم کا روشن کرن یہی

عرشِ خدا پہ کھلتی ہے اسکی ہی انجمن
جبریلؑ اسکے نور کا پاتا ہے پیرہن

اسلام کے بدن پہ ہے احسان فاطمہؑ
ہر آیتِ خدا کی ہے پہچان فاطمہؑ
ایمان جو علیؑ ہیں تو ایمان فاطمہؑ
دھڑکن دلِ رسولؐ کی ارمان فاطمہؑ

باطن اماموں کی ہے ضامن نجات کی
خازن رسالتوں کی ہے مامن حیات کی

Presented by www.ziaraat.com

کی گلشنِ جہان کو تقسیم نازکی
ہر وقت ہے نگاہ میں نورِ محمدیؐ
نکلی اسی کے قرب سے ہر سو سلامتی
مذکور ہو رہی ہے اسی کی شگفتگی

رب کی علامتوں کی یہ بےمثل ذات ہے
بےمثل جو وجود ہے بےمثل بات ہے

قرآن کی یہ طرزِ صداقت بتولؑ ہے
ایمان کی یہ شانِ رفاقت بتولؑ ہے
اسلام کی یہ روحِ شرافت بتولؑ ہے
صلوٰۃ کی یہ رمزِ حفاظت بتولؑ ہے

اسکے قدم سے دین پہ چھائی بہار ہے
خیر النساء جہان میں با اختیار ہے

عرشِ خدا کا ایک ستارا ہے فاطمہؑ
لوح و قلم پہ نام ابھارا ہے فاطمہؑ
مشکل میں مصطفٰےؐ نے پکارا ہے فاطمہؑ
توحید کی نظر کا نظارا ہے فاطمہؑ

انوار کے بدن کو جوانی عطا کرے
جبریلؑ کی زباں کو کہانی عطا کرے

اڑتی ہوئی ہوا کے پروں میں ہے فاطمہؑ
اشجار کے ثمر کے گھروں میں ہے فاطمہؑ
خوشبو کے زاویوں میں سروں میں ہے فاطمہؑ
سورج کی روشنی کے زروں میں ہے فاطمہؑ

چلتے ہوئے قلم کی ادا میں بتولؑ ہے
کاغذ کی جنبشوں کی صدا میں بتولؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

مجلس اسی کا حسن، بہاروں کی ہے سبب
خوشبو اسی کی جان، گلابوں کی ہے سبب
رحمت اسی کے ہی تو سہاروں کی ہے سبب
ناراضگی اسی کی عذابوں کی ہے سبب
اس پر کرے غضب تو خدا بھی کرے غضب
اسکا کرم ہی رب کے کرم کا بنا سبب

کردار میں علیؑ کا ہے کردار فاطمہؑ
نورِ خدا کا پیکرِ انوار فاطمہؑ
دینِ خدا کی صورتِ معیار فاطمہؑ
خُلقِ نبیؐ کی حاملِ اسرار فاطمہؑ
لہجے کی آہٹوں میں بھی آواز میں رہی
الفاظ کی ہے قدرتِ پرواز میں رہی

خواہش رہی خدا کی ہے بولے بتولؑ جو
ہو جاتا ہے جہان میں سوچے بتولؑ جو
ذرّے وہ زر ہوئے ہیں کہ تولے بتولؑ جو
چشمِ خدا ہے دیکھتی دیکھے بتولؑ جو
عصمت کی تاجدار ہے رازِ خفیف ہے
قدرت کی رازدار ہے موجِ لطیف ہے

تصویر ہے نبیؐ کے یہ خُلقِ عظیم کی
محور بنی ہوئی ہے یہ بادِ نسیم کی
تنویر ہے حسینؑ کے عزمِ صمیم کی
تشہیر ہے زمین پہ شانِ کریم کی
رہبر خدا کی راہ کی یاور بتولؑ ہے
خود کشتیٔ نجات ہے لنگر بتولؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہے لہجۂ رسولؐ کی آواز فاطمہؑ
حیدرؑ کی ہر نماز کا انداز فاطمہؑ
معجز نما علیؑ ہیں تو اعجاز فاطمہؑ
رہتی ہے پنجتن میں بھی ممتاز فاطمہؑ
شوہر کی ہمسری میں یہ ہمراز ہو گئی
قرآن کا یہ نقطۂ آغاز ہو گئی

نبضِ حدیث کی بھی تو دھڑکن ہے فاطمہؑ
ہاں کعبۂ رسولؐ کا آنگن ہے فاطمہؑ
کرتی دل و دماغ کو روشن ہے فاطمہؑ
نورِ خدا کے نور کی چلمن ہے فاطمہؑ
معراج پر حجاب کے ہاتھوں میں تھی یہی
تطہیر کے گلاب کے ہاتھوں میں تھی یہی

مہر و وفا کی خوگرِ اوّل ہے فاطمہؑ
علم و ذکا کی مصدرِ اوّل ہے فاطمہؑ
نور و ضیا کی پیکرِ اوّل ہے فاطمہؑ
صدق و صفا کی رہبرِ اوّل ہے فاطمہؑ
ایمان کا بسیط سمندر ہے فاطمہؑ
توقیر کی عظیم پیمبرؑ ہے فاطمہؑ

حمدِ خدا کی ناصرِ اوّل بتولؑ ہے
راہِ نبیؐ کی رہروِ اوّل بتولؑ ہے
آبِ حیا کی کوثرِ اوّل بتولؑ ہے
ظلمِ جفا کی صابرِ اوّل بتولؑ ہے
نورِ خدا سے نکلی ہے تنویر کی طرح
پیشِ خدا رہی ہے یہ تقدیر کی طرح

Presented by www.ziaraat.com

باطل کے رخ پہ ہے خطِ انکار فاطمہؑ
ظلم و ستم کے سہہ گئی آزار فاطمہؑ
کیسے گئی ہے برسرِ دربار فاطمہؑ
بے بس کہاں تھی؟ صاحبِ اسرار فاطمہؑ
تنہا نہیں تھی لشکرِ جرار ساتھ تھے
پہلو میں ہی جو حیدرؑ کرّار ساتھ تھے
شکرِ خدا کی روحِ تشکر ہے فاطمہؑ
رب کا حسیں خیال و تصوّر ہے فاطمہؑ
اللہ کا جلال و تدبّر ہے فاطمہؑ
ہاں محورِ نگاہِ تحیّر ہے فاطمہؑ
عاجز سبھی خیال ہیں اذہان جھک گئے
در پر جو اسکے دین کے سلطان جھک گئے

پاکیزگی کی صورتِ کامل بتولؑ ہے
کلمے کے حرف حرف میں شامل بتولؑ ہے
دینِ خدا کے تخت کی حامل بتولؑ ہے
اعمال مفتخر ہیں کہ عامل بتولؑ ہے
جنّت ہے جس کا نام وہ محفل اسی کی ہے
ہاں راہِ مستقیم کی منزل اسی کی ہے
اقرار ہر نبیؐ کا ہے افضل بتولؑ ہے
تخلیق کہہ رہی ہے کہ اوّل بتولؑ ہے
دریا تلاوتیں ہیں تو ہلچل بتولؑ ہے
روشن خدا کے نور کی مشعل بتولؑ ہے
اس پر فدا درود کے پھولوں کے ہار ہیں
اس پر سدا سلام کے زیور نثار ہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہر اک نبیؑ کی آنکھ سے اوجھل بتولؑ ہے
برسے جو دشتِ دین پہ بادل بتولؑ ہے
ہر حور کی تو آنکھ کا کاجل بتولؑ ہے
نورِ مسرتِ دلِ مرسل بتولؑ ہے
کعبے کو دے پناہ یہ رب کی فصیل ہے
یہ آخری رسولؐ کی پہلی دلیل ہے

قصرِ دلِ رسولؐ میں دالان کی طرح
پہچان ہے رسولؐ کی پہچان کی طرح
قرآں پہ چھا گئی ہے یہ عنوان کی طرح
دوشِ ہوا پہ رہ گئی اعلان کی طرح
رونق علیؑ کے گھر کی ہے تزئین فاطمہؑ
حسنینؑ کی ہے صورتِ تحسین فاطمہؑ

حاوی جہاں پہ طاقتِ یزدان کی طرح
زندہ رہی ہے پیکرِ انسان کی طرح
خاموش تھی یہ عالمِ امکان کی طرح
ملتے ستم تھے روز ہی سامان کی طرح
جھیلے ستم بدن پہ تھے انکے نشان بھی
صابر وہ تھی کہ گنگ تھی حق کی زبان بھی

دردوں کی آہ سہہ کے چھپائی کمال پر
غم کی ہوا کبھی نہ سجائی جمال پر
نفرت کی آنچ تک نہ بٹھائی خیال پر
اک بوند اشک کی نہ دکھائی تھی گال پر
غمگیں نبیؐ کے سامنے آئی نہ فاطمہؑ
شکوہ کبھی زبان پہ لائی نہ فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

نور

ہے قربتِ رسولؐ میں قربت بتولؑ کی
ہے عظمتِ رسولؐ میں عظمت بتولؑ کی
ہے نعمتِ رسولؐ میں نعمت بتولؑ کی
ہے شوکتِ رسولؐ میں شوکت بتولؑ کی

توقیر رب نے دی ہے یہ عزت مآب کو
بیٹی بنا کے دی ہے رسالت مآبؐ کو

مومن کے سر پہ سایۂ یزدان کی طرح
ہاتھوں پہ ہے رسولؐ کے قرآن کی طرح
رہتی علیؑ کے دل میں ہے ایمان کی طرح
حسنینؑ کے سروں پہ ہے احسان کی طرح

طاری کیا ہے سحرِ شفاعت بتولؑ نے
جاری کیا ہے بحرِ امامت بتولؑ نے

مشکل کے واسطے ہے یہ تلوار کی طرح
سر پر نبیؐ کے سایۂ دیوار کی طرح
پُر نور تخت پر رہی سرکار کی طرح
اوجھل رہی ہے فکر سے اسرار کی طرح

خیر الوریٰ کے گھر میں ہے بدر الدجیٰ ہے یہ
مشکل کشا کے گھر میں ہے مشکل کشا ہے یہ

جس پر رہے نثار پیمبرؐ ہے وہ بتولؑ
جس کا رہا ہے نام مؤثر ہے وہ بتولؑ
جس کا کرے طواف مقدر ہے وہ بتولؑ
جس سے ہوا ہے نور منوّر ہے وہ بتولؑ

پلتی اسی کی چھاؤں میں ساری حکومتیں
حاجت روا بتولؑ کو گھیریں ضرورتیں

Presented by www.ziaraat.com

وہ نور جو کہ نورِ خدا کے قرین تھا
وہ نور جس کا ربِ عُلا ہی امین تھا
وہ نور جس میں عکسِ خدائے حُسین تھا
وہ نور جو کہ علمِ خدا سے ذہین تھا

رب نے وہ نور تحفہ دیا تھا رسولؐ کو
نورِ نبیؐ میں ڈھال کے نورِ بتولؑ کو

وہ نور جس کے سائے میں پلتے ہیں آفتاب
وہ نور جس پہ جان نثارے یہ ماہتاب
وہ نور جس کی آہ سے اُٹھتے ہیں انقلاب
وہ نور جو کہ صنعتِ رب کا ہے انتخاب

وہ نور جو کہ عالمِ کون و مکاں میں ہے
وہ نور جبرئیلؑ کی نوری اذاں میں ہے

پاتا ہے آفتابِ حقیقت ضیا یہیں
ساری شجاعتوں کو ہے ملتی وفا یہیں
ملتی نزاکتوں کو ہے بوئے حیا یہیں
ہر اک ثواب پاتا ہے اپنی جزا یہیں

سلمان چھوڑ جنّتِ عالی نہیں گیا
آئے مَلک بھی در پہ تو خالی نہیں گیا

آتے ہیں سر جھکا کے فرشتے زمین پہ
بہرِ سلام ہاتھ ہیں رکھتے جبین پہ
سجدہ گزار ہوتے ہیں در کی زمین پہ
بوسے نثار کرتے ہیں خاکِ حُسین پہ

جا کر سما پہ سب کو سناتے ہیں داستاں
رتبے خدا بلند ہے کرتا یہ آسماں

Presented by www.ziaraat.com

وہ نور جو کہ باعثِ خلقِ خدا ہوا
وہ نور جس سے نورِ رسالت جدا ہوا
وہ نور جس سے عرش بھی دولت سرا ہوا
وہ نور جس کا نام ہی امرِ خدا ہوا
وہ نور ہے خدا کی خدائی سے پیشتر
وہ نور مل چکا ہے جدائی سے پیشتر

وہ نور جس کی عرش پہ سوغات ہوگئی
وہ نور جس سے نور کی برسات ہوگئی
وہ نور جس سے حُسن کی بارات ہوگئی
وہ نور جس سے شوکتِ سادات ہوگئی
وہ نور جس کا رتبۂ عالی بلند ہے
وہ نور ہی خدا کی تو واحد پسند ہے

بالا ہے جس کی ذات کی توقیر وہ بتولؑ
لکھی ہے جس کی لوح پہ تقریر وہ بتولؑ
پلتی ہے جس کے سائے میں تقدیر وہ بتولؑ
جس کی ہر آسماں پہ ہے تشہیر وہ بتولؑ
دیں کی جدار پر ہے جو تصویر کی طرح
چمکی خلائے فکر میں تنویر کی طرح

رب کی عنایتوں کی حقیقت دعا سنو
زخمی مرے حروف ہیں ان کی صدا سنو
دھڑکن دلِ نہال کی بی بی یہ آ سنو
بہتے ہوئے جو اشک ہیں کہتے ذرا سنو
دل میں جو پل رہی ہیں دعائیں قبول ہوں
بی بی یہ مانگنے کی ادائیں قبول ہوں

Presented by www.ziaraat.com

آیا درِ بتولؑ پہ سر کو جھکا کے میں
بیٹھا رخِ زمین پہ نظریں جما کے میں
پلکوں کے ہاتھ رعبِ ادب سے ملا کے میں
گلدستۂ خیال کو بیٹھا سجا کے میں
خوشبو سے پھر حروف کا دامن لپیٹ کر
دے آیا در کے ہاتھ دعائیں سمیٹ کر
بی بی حسنؑ حسینؑ کی قربت کا واسطہ
مولائے کائنات کی عظمت کا واسطہ
بی بی رہے رسولؐ کی حرمت کا واسطہ
بی بی خدائے پاک کی شفقت کا واسطہ
بی بی مرے بیاں کی فضائیں قبول ہوں
بی بی مری زباں کی صدائیں قبول ہوں

بی بی شفاعتوں کا خزانہ ہے آپ کا
بی بی ابد تلک کا زمانہ ہے آپ کا
جبریلؑ کی زباں پہ ترانہ ہے آپ کا
جو دشمنِ خدا ہے نشانہ ہے آپ کا
بی بی سخاوتوں کی کہانی کا واسطہ
بی بی عنایتوں کی جوانی کا واسطہ
بی بی کثافتوں سے یہ قسمت بھی پاک ہو
بی بی حراستوں سے یہ چاہت بھی پاک ہو
بی بی نجاستوں سے یہ دولت بھی پاک ہو
بی بی خباثتوں سے یہ شہرت بھی پاک ہو
پروانۂ ثناء رہے روشن چراغ پر
بی بی رہے خلوص کا سایہ دماغ پر

Presented by www.ziaraat.com

جو بھی عمل ہے خیر کا ہے آپ کی عطا
دستِ حضور میں رہی اعمال کی جزا
خوں کے بدن میں پلتا رہے جذبۂ وفا
دل کے حرم میں جاری رہے آپ کی عزا

بی بی رہے یہ بخت کی برسات ہر قدم
سکھ چین کی ملی رہے سوغات ہر قدم

ہے کشتیٔ نجات بھی دریا بھی آپ کا
دنیا بھی ہے زمانۂ عقبیٰ بھی آپ کا
ہر نور کو ملا ہے جو جلوہ بھی آپ کا
پردہ خدا کی ذات کا پردہ بھی آپ کا

نعمات کا زمانہ یہ صدقہ ہے آپ کا
اولاد کا خزانہ یہ تحفہ ہے آپ کا

رکھنا مجھے زمانے کے آلام سے پرے
دشمن کے ہولناک ہر الزام سے پرے
شیطاں کے ہر فریب کے انجام سے پرے
پُر ہول خواہشات کے 'آشام' سے پرے

اوجھل شرِ بلا سے رہوں میں زمان میں
بی بی رہوں میں آپ کے قصرِ امان میں

مجھ پر نوازشات کی پیہم بہار ہو
چھایا گلِ مراد کے رخ پر نکھار ہو
فہرست میں غلاموں کی میرا شمار ہو
بے چین دل کو اسطرح بی بی قرار ہو

جب سے لگی جبین ہے فرشِ زمین سے
سجدہ وہ اوج پا گیا عرشِ برین سے

Presented by www.ziaraat.com

روضہ حضورؐ کا جو نگاہوں کے پاس ہو
اُڑتی نظر کے ساتھ خیالوں کی آس ہو
پھیلی مرے سخن میں گلابوں کی باس ہو
دل میں نہ کوئی خوف نہ کوئی ہراس ہو

ہیرا قبولیت کا ہو میری کلاہ میں
روشن ہو نور آپ کا میری نگاہ میں

بی بی مری نماز کا سجدہ قبول ہو
اس شیشۂ خیال کا جلوہ قبول ہو
عقدہ کشا دعاؤں کا عقدہ قبول ہو
الفاظ کی پرات کا میوہ قبول ہو

میوے حروف کے میں نثاروں نئے نئے
صدقے یہ آپ کے میں اتاروں نئے نئے

دیں کی توقعات ہیں زہراؑ سے منسلک
نوری سفارشات ہیں زہراؑ سے منسلک
سارے مکالمات ہیں زہراؑ سے منسلک
رب کی نگارشات ہیں زہراؑ سے منسلک

درجہ بہت بلند ہے عصمت ولی کی ہے
رتبے کو دیکھیے تو یہ عظمت علیؑ کی ہے

بی بی نجاستوں کو طہارت سے دو بدل
بی بی غلاظتوں کو نفاست سے دو بدل
بی بی شقاوتوں کو محبت سے دو بدل
بی بی تھکاوٹوں کو سعادت سے دو بدل

مدھم نہ ہو یہ جلنے کی خوبو چراغ میں
بسی رہے حسینؑ کی خوشبو دماغ میں

Presented by www.ziaraat.com

بی بی غمِ حسینؑ کی کشتی مجھے ملے
دل کی لگن دماغ کی مستی مجھے ملے
ماتم کی وادیوں کی یہ بستی مجھے ملے
آہ و بُکا ہے مہنگی پہ سستی مجھے ملے
دل میں ترے حسینؑ کی تصویر پر مروں
لکھے ہوئے کلام کی تاثیر پر مروں

☆☆☆☆☆

حضرت بی بی خدیجہؓ

ثنا خدیجہؓ شفا خدیجہؓ حیا خدیجہؓ ضیا خدیجہؓ
وفا خدیجہؓ رضا خدیجہؓ دعا خدیجہؓ جزا خدیجہؓ

اماموں کا گگن خدیجہؓ رسالتوں کا زمن خدیجہؓ
نفاستوں کا چمن خدیجہؓ شرافتوں کا بدن خدیجہؓ
اطاعتوں کا سخن خدیجہؓ وجاہتوں کا دہن خدیجہؓ
زیارتوں کا وطن خدیجہؓ شجاعتوں کا جتن خدیجہؓ
ثنا خدیجہؓ شفا خدیجہؓ حیا خدیجہؓ ضیا خدیجہؓ
وفا خدیجہؓ رضا خدیجہؓ دعا خدیجہؓ جزا خدیجہؓ

Presented by www.ziaraat.com

یہی نشانوں کی ضوفشانی یہی اُڑانوں کی شادمانی
یہی زبانوں کی ترجمانی یہی خزانوں کی راجدھانی
یہی اذانوں کی زندگانی یہی جہانوں کی پاسبانی
یہی زمانوں کی میزبانی یہی بیانوں کی کامرانی

ثنا خدیجہؓ شفا خدیجہؓ حیا خدیجہؓ ضیا خدیجہؓ
وفا خدیجہؓ رضا خدیجہؓ دعا خدیجہؓ جزا خدیجہؓ

رسالتوں کی فراستوں میں اماموں کی شرافتوں میں
نبوتوں کی عبادتوں میں طہارتوں کی قیادتوں میں
ریاستوں کی حکومتوں میں فضیلتوں کی اطاعتوں میں
قرابتوں کی ضرورتوں میں شہادتوں کی لطافتوں میں

ثنا خدیجہؓ شفا خدیجہؓ حیا خدیجہؓ ضیا خدیجہؓ
وفا خدیجہؓ رضا خدیجہؓ دعا خدیجہؓ جزا خدیجہؓ

یہ چشمِ ایمان کی چمک ہے یہ روحِ قرآن کی جھلک ہے
یہ ارضِ عرفان ہے فلک ہے یہ مہرِ احسان کی دمک ہے
یہ جانِ پیمان ہے پلک ہے یہ قلبِ وجدان کی دھمک ہے
یہ دستِ رحمان کی تھپک ہے یہ فرضِ ایقان کی تلک ہے

ثنا خدیجہؓ شفا خدیجہؓ حیا خدیجہؓ ضیا خدیجہؓ
وفا خدیجہؓ رضا خدیجہؓ دعا خدیجہؓ جزا خدیجہؓ

یہی اشاعت کے حوصلے میں یہی شجاعت کے دبدبے میں
یہی وراثت کے تذکرے میں یہی شریعت کے جھٹپٹے میں
یہی عقیدت کے آسرے میں یہی حقیقت کے فیصلے میں
یہی بصارت کے طنطنے میں یہی قیادت کے مشورے میں

ثنا خدیجہؓ شفا خدیجہؓ حیا خدیجہؓ ضیا خدیجہؓ
وفا خدیجہؓ رضا خدیجہؓ دعا خدیجہؓ جزا خدیجہؓ

Presented by www.ziaraat.com

امام حسینؑ

مکّہ حسینؑ کا ہے مدینہ حسینؑ کا
باطل مٹا سکا نہ قرینہ حسینؑ کا
ابتک رواں دواں ہے سفینہ حسینؑ کا
قلبِ زمین میں ہے دفینہ حسینؑ کا
کربل سنا رہی ہے فسانہ حسینؑ کا
قربِ خدا رہا ہے ٹھکانہ حسینؑ کا

نوری فلک کا نوری ستارہ حسینؑ ہے
کلمے کی انگلیوں کا اشارہ حسینؑ ہے
قائم نماز ہے کہ سہارہ حسینؑ ہے
قرآں بحر ہے تو کنارہ حسینؑ ہے
دینِ خدا کی اصل ہے بنیاد ہے یہی
اسلام کے مکان میں آباد ہے یہی

کتنا رہا رسولؐ کا ایماں حسینؑ پر
قاسمؑ پسر کو کر دیا قرباں حسینؑ پر
ہوتے رہے رسولؐ بھی گریاں حسینؑ پر
کہتے نہیں حیات ہے آساں حسینؑ پر
ہاتھوں میں تھام تھام کے وہ نورِ عین کو
بے ساختہ تھے چومتے اپنے حسینؑ کو

خونِ رسولؐ پاک ہے خونِ شہہِ ہدا
لحمِ رسولؐ پاک ہے لحمِ شہہِ صفا
جسمِ رسولؐ پاک ہے جسمِ شہہِ سخا
روحِ رسولؐ پاک ہے روحِ شہہِ وفا
ہر مومنِ حسینؑ ہے مومن رسولؐ کا
ہر دشمنِ حسینؑ ہے دشمن رسولؐ کا

Presented by www.ziaraat.com

روحِ حیات پا گیا ایماں حسینؑ سے
روشن ہوا رسولؐ کا ایواں حسینؑ سے
جاری خدا کا ہو گیا احساں حسینؑ سے
توحید نے مِلا دیا داماں حسینؑ سے

ہاں خاتمِ وِلا کا نگینہ رہا حسینؑ
آلِ رسولؐ کا بھی سفینہ رہا حسینؑ

چہرہ کبھی نہ موت سے موڑا ہے وہ جری
سوکھے لبوں سے پیاس کو توڑا ہے وہ جری
کربل میں جس کا ساتھ بھی تھوڑا ہے وہ جری
جس نے علم نہ ہاتھ سے چھوڑا ہے وہ جری

صبرِ جری سے قاتلِ ناشاد جھک گیا
سُوکھے گلے پہ خنجرِ بیداد رُک گیا

مُلکِ وفا کے تخت پہ بیٹھا حسینؑ ہے
مومن کے دل کی آس میں تنہا حسینؑ ہے
کربل کی گرم ریت پہ سوتا حسینؑ ہے
رب کی حَسین سوچ نے سوچا حسینؑ ہے

دے دی ہے جان نامِ خدا پر جو چین سے
باطل کی تیغ کٹ گئی خونِ حسینؑ سے

ہر جذبۂ وفا کی سعادت حسینؑ ہے
ہر شیوۂ سخا کی سخاوت حسینؑ ہے
ہر جلوۂ وغا کی شجاعت حسینؑ ہے
ہر سجدۂ خدا کی عبادت حسینؑ ہے

نورِ مبیں ہے رونقِ انوار ہو گیا
جسمِ حُسیں میں عادتِ ابرار ہو گیا

Presented by www.ziaraat.com

تختِ انا پہ رب کا مقدر حسینؑ ہے
اور منبرِ خودی کا پیمبر حسینؑ ہے
دیں کے دل و دماغ کے اندر حسینؑ ہے
کربل پہ بہہ گیا جو سمندر حسینؑ ہے
سر کو کٹا کے راز خدا کا بتا گیا
اُمّت کو وہ صراطِ خدا پر چلا گیا
اس خاورِ وفا کی چمک ہے حسینؑ سے
اِس نالۂ عزا کی رمک ہے حسینؑ سے
اِس سینۂ وفا میں دھمک ہے حسینؑ سے
اِس شعلۂ حیا کی دمک ہے حسینؑ سے
اِس زندگی کا آج بھی محور حسینؑ ہے
اقرار برتری کا ہے برتر حسینؑ ہے

کعبہ

کعبہ خدا کا گھر ہے مقدّس مقام ہے
چلتا اسی سے ارض کا سارا نظام ہے
یہ خانۂ خدا ہے یہ بیت الحرام ہے
اسکی ثنا ہو کیسے کہ عاجز کلام ہے
فخر و غرور کی یاں اذانیں خموش ہیں
ساری فصاحتوں کی زبانیں خموش ہیں
بنیاد میں ہے اس کے حقیقت کی روشنی
تعمیر میں نبیؐ کی نبوّت کی روشنی
توقیر میں ملے گی رسالت کی روشنی
تقدیر ہے علیؑ کی امامت کی روشنی
پائی بدن میں روح تو دیوار پھٹ گئی
جتنی حیات تھی تہہِ اقرار کٹ گئی

Presented by www.ziaraat.com

کعبہ کو دیکھنے کا شرف ہے جدا مِلا
محسوس ہو رہا ہے یہاں پر خدا مِلا
رفعت کی چادروں کو لپیٹے سما مِلا
شان و شکوہ و رعب و حشم ہے سِوا مِلا

چوگرد چل رہی ہیں جو نہریں سواد کی
دستِ ہوا پہ پھیلی ہیں لہریں سواد کی

کعبہ سمائے ارض کا عرشِ عُلا رہا
کعبہ بلندیوں میں سما سے جدا رہا
کعبہ طہارتوں کا مقدّر بنا رہا
کعبہ کہ جسکا خاص محافظ خدا رہا

کعبہ نکھار دیتا ہے روحِ بہار کو
کعبہ ہے کاٹ دیتا گنہ کی قطار کو

کعبہ شرافتوں کی ہوا سے لہک اٹھا
کعبہ صداقتوں کی دعا سے چہک اٹھا
کعبہ تلاوتوں کی صدا سے مہک اٹھا
کعبہ عنایتوں کی ندا سے دہک اٹھا

کعبہ کے گرد رہتی جو موجِ طواف ہے
ملکِ عطا عطا کا یہ شہر و مضاف ہے

رستہ دکھا رہا ہے یہ دیں کے اصول کا
جائے سکون ہے یہی ساری عقول کا
قصّہ سنا رہا ہے علیؑ کے نزول کا
کعبہ ہے یا وکیل ہے آلِ رسولؐ کا

کل انبیا کی یاں پہ ہے موجودگی رہی
طاری دلوں پہ عرش کی آسودگی رہی

Presented by www.ziaraat.com

کعبہ پہ نور برسا ہے برسات کی طرح
کعبہ سے بٹ رہا ہے وہ سوغات کی طرح
کعبہ کا احترام ہے آیات کی طرح
ممتاز ہو گیا ہے یہ سادات کی طرح

جتنے نبیؑ بھی آئے وہ جھک جھک گئے سبھی
کعبہ کی شان دیکھ کے رک رک گئے سبھی

تقدیر کی کمان ہے کعبہ کے ہاتھ میں
اسلام کی عنان ہے کعبہ کے ہاتھ میں
آیات کا نشان ہے کعبہ کے ہاتھ میں
رحمت کا اک جہان ہے کعبہ کے ہاتھ میں

کعبہ بہت جلیل ہے انساں ذلیل ہیں
ہر کشتیِ طواف میں مومن قلیل ہیں

صادق ہر اک زبان کا اقرار ہو گیا
ہمدم خوشی کا دشمنِ آزار ہو گیا
حرماں نصیب بخت جو بیدار ہو گیا
کعبہ تو جائے حیدرِؑ کرّار ہو گیا

حیدرؑ کے نام سے ہے یہ منسوب آج بھی
ہر سجدۂ خدا کو ہے مطلوب آج بھی

خالی نہیں ہے کعبہ یہ اپنے امام سے
گونجی ہوئی فضا ہے درود و سلام سے
مہکی زباں زباں ہے خدا کے کلام سے
رکنِ یمانی خوش ہے علیؑ کے پیام سے

کعبہ مسرّتوں کی شعائیں لپیٹ کر
تن کر کھڑا ہوا ہے دعائیں سمیٹ کر

Presented by www.ziaraat.com

گھر میں خدا کے آج جو مولود ہو گیا
حد میں علیؑ کے رہ گیا محدود ہو گیا
دیں کے صدف کا گوہرِ مقصود ہو گیا
نورِ علیؑ اسی میں جو موجود ہو گیا
مسکن ہے یہ خدا کا یا شیرِ خدا کا ہے
سجدہ اسی کی سمت ہی سجدہ خدا کا ہے

کعبہ خدا کا گھر ہے کہ کعبہ حسینؑ کا
اس کے جلو میں رہتا ہے جلوہ حسینؑ کا
پہروں رہا ہے اس پہ ہی پہرہ حسینؑ کا
سر پر سجا چکا ہے یہ سہرہ حسینؑ کا
آبِ ولا سے پُر ہے یہ جامِ حسینؑ ہے
کعبے کو اوج دے گیا نامِ حسینؑ ہے

سیّارۂ مطاف کا محور حسینؑ ہے
کعبہ کے اس غلاف کا زیور حسینؑ ہے
اس دین کی جبین کا تیور حسینؑ ہے
اُڑتی ہوئی دعاؤں کا شہپر حسینؑ ہے
ہے پیکرِ نماز میں خوبو حسینؑ کی
سجدے نے تھام رکھی ہے خوشبو حسینؑ کی

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

فرات

گرمیِ تنِ حزیں میں سموتی رہی فرات
اشکوں کے موتیوں کو پروتی رہی فرات
دامن وہ ساحلوں کا بھگوتی رہی فرات
آہ و بکا کو دل میں ڈبوتی رہی فرات

نوحہ کناں حسینؑ کے آلام پر وہ تھی
دہشت زدہ سی موت کے ہنگام پر وہ تھی

چاہا اسے امام نے ششدر رہی فرات
بے چینیِ امام پہ مضطر رہی فرات
سوکھے لبوں کو دیکھ کے کیونکر رہی فرات
سیّارۂ عطش کا وہ محور رہی فرات

دریا کا سر تو سجدۂ رب میں جھکا رہا
لہروں کے دل میں آہ کا طوفاں اٹھا رہا

بے چین کربلا میں مچلتی ہوئی فرات
ساحل کی دسترس سے نکلتی ہوئی فرات
ٹھہری ہوئی زمیں پہ اُچھلتی ہوئی فرات
نوحہ وہ بُلبلوں کا نگلتی ہوئی فرات

رخ پر نہ تھے حباب وہ آنسو تھے تیرتے
گالوں پہ جو فرات کے ہر سو تھے پھیلتے

صحرا کی وسعتوں میں پنپتی ہوئی فرات
گرمی کے پالنے میں تڑپتی ہوئی فرات
پُرخوف موسموں میں جھجکتی ہوئی فرات
ظلموں کے زلزلوں سے سرکتی ہوئی فرات

آہوں کی زد میں عالمِ کون و مکاں ہوا
پُرخون ساحلوں میں جو دریا رواں ہوا

Presented by www.ziaraat.com

دریا نے چھُو لیا تھا جو عباسؑ سا جوان
طاری ہوئی فرات کے تن پر نہ پھر تکان
لہروں پہ نقش ہو گیا وہ ہاتھ کا نشان
پانی کے تھی درخت پہ مشکیزے کی مچان
قطرے پسینے کے تھے جو پائے حضورؑ سے
دیکھے فلک کو آج بھی دریا غرور سے

نادم رہی حسینؑ کے لشکر کی پیاس پر
بھڑکی ہوئی تھی کفر کے خوف و ہراس پر
بیکل ہوئی تھی دھوپ کے پھیلے حواس پر
دل میں جلی ہوئی تھی وہ حالِ اداس پر
تھے چہرۂ فرات کے ماتھے پہ بل پڑے
بس میں کہاں تھا توڑ کے ساحل نکل پڑے

مولا حسینؑ آپ کو روتی رہی فرات
اشکوں کے بُلبلوں میں سموتی رہی فرات
ساحل کے لب وہ رو کے بھگوتی رہی فرات
آہ و بکا کو دل میں ڈبوتی رہی فرات
پہلو بدل بدل کے تڑپتی رہی ہے وہ
کرب و بلا کا دل تھی دھڑکتی رہی ہے وہ

غم کے دیئے وہ دل میں جلاتی رہی فرات
موجوں کے آئینوں سے دکھاتی رہی فرات
نوحہ بھی ساحلوں کو سناتی رہی فرات
ہائے تڑپ تڑپ کے رلاتی رہی فرات
بے چینیٔ بدن سے دکھا کر وہ التفات
ابتک سنا رہی ہے وہ سارے ہی واقعات

Presented by www.ziaraat.com

عباسؑ باوفا کی جوانی کرے بیان
سوکھے ہوئے لبوں کی کہانی کرے بیان
غازیؑ کی رن میں شعلہ فشانی کرے بیان
مشکیزہ و علم کی نشانی کرے بیان
دریا مچل مچل ابھی تک ہے نوحہ خواں
پانی اُچھل اُچھل کے ابھی تک ہے نوحہ خواں

پانی نہ پی کے کر گئے غازیؑ اسے اداس
بے چینیٔ حواس سے دریا کی ہے شناس
عباسؑ کے ہے لمس سے بڑھتی گئی اساس
ہر موج کے بدن پہ ہے اک نور کا لباس
چھایا رہا نگاہ میں دریا کا اضطراب
ہر موج کی زبان سے جاری ہے انقلاب

دنیا

وہ نور نہیں نور کہ جلوہ نہیں جس کا
وہ حسن نہیں حسن کہ پردہ نہیں جس کا
وہ آگ نہیں آگ کہ شعلہ نہیں جس کا
وہ ہاتھ نہیں ہاتھ کہ سایہ نہیں جس کا
وہ سحر ہے کیا سحر رہی جس میں کمی ہو
وہ لہر ہے کیا لہر جو دریا پہ جمی ہو

وہ قلب نہیں قلب کہ میوہ نہیں جس کا
وہ مُلک نہیں مُلک کہ راجہ نہیں جس کا
وہ بیت نہیں بیت کہ آقا نہیں جس کا
وہ دہر نہیں دہر کہ مولا نہیں جس کا
وہ حور نہیں حور کہ کاکل نہیں جس کی
وہ باغ نہیں باغ کہ بُلبُل نہیں جس کی

Presented by www.ziaraat.com

وہ حزن نہیں حزن کہ آنسو نہیں جس میں
وہ پھول نہیں پھول کہ خوشبو نہیں جس میں
وہ آنکھ نہیں آنکھ کہ جادو نہیں جس میں
وہ دشت نہیں دشت کہ آہو نہیں جس میں
وہ مہر نہیں مہر کہ دیکھیں جو ستارے
وہ رات نہیں رات کہ ڈوبیں نہ نظارے
وہ ساتھ نہیں ساتھ کہ چاہت نہیں جس میں
وہ باپ نہیں باپ کہ شفقت نہیں جس میں
وہ ذکر نہیں ذکر کہ لذّت نہیں جس میں
وہ سوز نہیں سوز کہ رقّت نہیں جس میں
چہرے پہ رہا نور نہ ہے دل میں صفائی
کس طور سے دنیا میں لڑا بھائی سے بھائی

وہ علم نہیں علم کہ برکت نہیں جس میں
وہ بات نہیں بات کہ حکمت نہیں جس میں
وہ فکر نہیں فکر کہ عظمت نہیں جس میں
وہ حِلم نہیں حِلم کہ رحمت نہیں جس میں
ہیں راز بتاتی یہ نظاروں کی اذانیں
ہیں بات سناتی یہ ستاروں کی زبانیں
وہ حمد نہیں حمد کہ مِدحت نہیں جس میں
وہ جاہ نہیں جاہ کہ ثروت نہیں جس میں
وہ بخت نہیں بخت کہ رِفعت نہیں جس میں
وہ تخت نہیں تخت کہ شوکت نہیں جس میں
وہ حرف نہیں حرف جو معروف نہ پالے
وہ ظرف نہیں ظرف جو مظروف نہ پالے

Presented by www.ziaraat.com

وہ خون نہیں خون کہ حدّت نہیں جس میں
وہ تیغ نہیں تیغ کہ ضربت نہیں جس میں
وہ جنگ نہیں جنگ کہ شدّت نہیں جس میں
وہ جسم نہیں جسم کہ حرکت نہیں جس میں
جو شکر سے عاری ہے وہ بندہ نہیں اچھا
جو پند سے خالی ہے وہ قصّہ نہیں اچھا

دنیا یہ کبھی کاٹ کے اعضا نہیں دیتی
ہے عشق کراتی رخِ زیبا نہیں دیتی
یہ فرض سناتی ہے پہ درجہ نہیں دیتی
یہ درد تو دیتی ہے پہ ملجا نہیں دیتی
انسان کے اذہان پہ اوسان پہ طاری
ہر شخص کو رہتی ہے یونہی جان سے پیاری

احساس کی تو راہ میں یاں پھیر بہت ہیں
ایّام کا تو نام ہے اندھیر بہت ہیں
اعمال کی دولت کے یہاں ڈھیر بہت ہیں
ڈرپوک جو گیدڑ ہیں وہی شیر بہت ہیں
دھوکے کے سبھی رنگ یہ پھیلا کے ہے بیٹھی
لالچ کے آئینوں سے یہ بہلا کے ہے بیٹھی

دنیا ہے کہیں سوز کہیں ساز کا پلنا
دنیا ہے کہیں ہوش کہیں آس کا چلنا
دنیا ہے کہیں روز کہیں رات کا ڈھلنا
دنیا ہے کہیں یاد کہیں راز کا پھلنا
اضداد کا پیمان ہیں دنیا کی وفائیں
میثاق کا ایمان ہیں دنیا کی جفائیں

Presented by www.ziaraat.com

دنیا ہے کہیں جام و صراحی کا نظارہ
دنیا ہے کہیں جھوٹی گواہی کا اشارہ
دنیا ہے کہیں داغِ سیاہی کا ستارہ
دنیا ہے کہیں ملکِ تباہی کا سہارہ
دنیا ہے کہیں آتشِ نمرود سے روشن
دنیا ہے کہیں گولہ و بارود سے روشن
دنیا ہے جو رشتوں میں بھی رشوت ہے سکھاتی
دنیا ہے جو عقلوں میں بھی بدعت ہے بٹھاتی
دنیا ہے جو قبروں میں بھی دولت ہے دکھاتی
دنیا ہے جو نسلوں میں بھی خصلت ہے چھپاتی
دنیا تو ہے دھوکے کی نگاہوں کا تبسّم
دنیا تو ہے ناکردہ گناہوں کا ترنّم

دنیا ہے کہ آدم کی عداوت ہے اِسی میں
دنیا ہے کہ حاتم کی سخاوت ہے اِسی میں
دنیا ہے کہ حاکم کی رعونت ہے اِسی میں
دنیا ہے کہ خادم کی بغاوت ہے اِسی میں
دنیا کبھی عاجز سے مصافحہ نہیں کرتی
دنیا کبھی آمر کا تماشہ نہیں کرتی
دنیا نے سنا دی ہے وفا کی بھی کہانی
دنیا نے دِکھا دی ہے خدا کی بھی نشانی
دنیا نے مِلا دی ہے دعا کی بھی جوانی
دنیا نے چلا دی ہے عزا کی بھی روانی
دنیا حق و باطل کے تقابل کا نتیجہ
دنیا بد و عاقل کے مقابل کا طریقہ

Presented by www.ziaraat.com

دنیا یہ سکھاتی ہے وفاؤں کے شمائل
دنیا یہ بتاتی ہے حیاؤں کے مسائل
دنیا یہ ہٹاتی ہے جفاؤں کے قبائل
دنیا یہ چراتی ہے خداؤں کے فضائل

مظلوم کو روتی ہے بھلانے نہیں دیتی
ظالم کی جسارت کو مٹانے نہیں دیتی

دنیا ہے کہ جنّت کا ہے انمول جزیرہ
دنیائے شرافت کے ہیں اعمال کثیرہ
دنیا کی تو پونجی ہوئی زرخیز ذخیرہ
دنیا پہ جو رونے کا ہے بن جاتا وطیرہ

دنیا ہے تو محشر کا ہے مل جاتا خزانہ
دنیا ہی بتا دیتی ہے انساں کو ٹھکانہ

دنیا میں رسالت کی ہے دی جس نے گواہی
دنیا میں امامت ہے بنی جس کی پناہی
دنیا میں نبوّت بھی ہے جس جس نے سراہی
دنیا میں قیامت پہ رہی جس کی 'نگاہی'

ایمان کے لشکر کا سپاہی ہے وہ مومن
کفّار پہ بے مثل تباہی ہے وہ مومن

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

زندگی موت اور حسینؑ

زندگی خاموش باجے کی صدائے 'تو تکاں'
زندگی بجتے ہوئے سازوں کے پہلو میں فغاں
زندگی بوڑھی رگوں کے جال میں رہ کر جواں
زندگی سُوئے سما اٹھتا ہوا رقصاں دھواں
زندگی اہلِ خرد کی کاوشوں سے کھیلتی
زندگی ہے جوتشوں کی آتشوں سے کھیلتی
زندگی مردہ دلوں کی سازشوں کا کارواں
زندگی زندہ دلوں کی بارشوں کا کارواں
زندگی شعلوں میں پلتی رنجشوں کا کارواں
زندگی بخشش میں پلتی لغزشوں کا کارواں
زندگی صبحِ طہارت زندگی شامِ جنوں
زندگی کارِ حفاظت زندگی کامِ جنوں

زندگی رحمت کے سائے میں رہی چلتی ہوئی
زندگی دلہن کی صورت ہے سدا سجتی ہوئی
زندگی احساس کے جھولے میں ہے پلتی ہوئی
زندگی لگتی جواں ہے پر رہی ڈھلتی ہوئی
زندگی ہے وقت کی انگلی پکڑ کے آ گئی
زندگی ہے جوش کی دیوار سی اٹھوا گئی
زندگی دستِ اجل میں ہے کنول کی نازکی
زندگی جوشِ خطابت میں غزل کی نازکی
زندگی کارِ اطاعت میں عمل کی نازکی
زندگی اشکوں میں قائم ہر محل کی نازکی
زندگی صبحِ ازل ہے جو کبھی ڈھلتی نہیں
زندگی شمعِ غزل ہے جو کبھی بجھتی نہیں

Presented by www.ziaraat.com

زندگی مکر و دجل ہے زندگی سحر و فسوں
زندگی ہے آسمانِ دہر سے بھی کچھ فزوں
زندگی شاداں و فرحاں زندگی امن و سکوں
زندگی قصرِ عبادت کا منقّش ہے ستوں

زندگی ہے اک کلیسا معبدِ اوقات ہے
زندگی مسجد خدا کی حاملِ برکات ہے

زندگی بحرِ تلاطم میں محبّت کی ہوا
زندگی شہرِ مساجد میں رعونت کی دعا
زندگی دہرِ نفاست میں کثافت کی فضا
زندگی لہرِ مصیبت میں شفاعت کی دوا

زندگی افلاس کے پرچم پہ ہے نوحہ کناں
زندگی انفاس کی طاقت سے ہے شعلہ فشاں

زندگی کرب و بلا میں ہو گئی با آبرو
زندگی اکبرؑ کی صورت ہے شکیل و خوبرو
زندگی نوکِ سناں پہ کر گئی ہے گفتگو
زندگی پابند ہاتھوں سے پھری ہے کُو بکو

زندگی ہے اجتماعی اضطرابی کا متن
زندگی ہے انفرادی بے حجابی کا جتن

زندگی اسلاف کی صورت رہی روپوش ہے
زندگی اطراف میں رہ کر بڑی خاموش ہے
زندگی اوصاف میں لپٹی ہوئی آغوش ہے
زندگی اشراف کی اصناف سے مدہوش ہے

زندگی گرتے ہوئے اشکوں کی مالا بن گئی
زندگی پھیلے ہوئے نوحے کا جالا بن گئی

Presented by www.ziaraat.com

زندگی ہے مطمئن سی ہر دلِ بیتاب میں
زندگی تشنہ دہاں ہے موت کے سیلاب میں
زندگی روحِ رواں ہے دامنِ اعصاب میں
زندگی پلتی رہی ہے ہر گلِ شاداب میں
زندگی ہی بیکسی کی سربراہی بن گئی
زندگی خود موت کے رستے کی راہی بن گئی

زندگی کا ارتقا ہے ہر خیالِ پختگی
زندگی کعبہ صفت ہے زندگی ہے بندگی
زندگی روشن دماغی زندگی ہے بے حسی
زندگی کلیوں کے اوپر ہے ردائے شبنمی
زندگی ہے دوستانہ ساحرانہ قافلہ
زندگی ہے وحشیانہ عاشقانہ فاصلہ

زندگی سوکھے دہن سے آب کو رد کر گئی
زندگی شعلے برستی آگ میں کد کر گئی
زندگی اجداد کے اونچے بڑے قد کر گئی
زندگی اپنی حدوں کے پار بھی حد کر گئی
زندگی سیلاب کی صورت بڑی خاموش ہے
زندگی ہی رحمتِ یزداں کی آغوش ہے

موت ہے صبحِ درخشاں موت شامِ سرمگیں
موت خوشیوں کا ترنّم موت چہرہ دلنشیں
موت میٹھی شہد کے جیسی حلاوت آفریں
موت ہے وجہِ وصالِ رحمت اللعالمیں
موت کا خوف و جنوں سب لے گئے ابنِ علیؑ
موت کی یہ سوچ سب کو دے گئے ابنِ علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

موت مومن کے لئے راحت خوشی امن وسکوں
موت سے ملتے رہے جنّت کے ہیں بام وستوں
موت کے ہاتھوں سے ٹوٹے ہیں کبھی جامِ فسوں
موت کرتی ہے نصیبِ شادماں سب کے فزوں

موت کا نقطہ علیؑ ہیں موت خود پرکار ہے
موت کا چہرہ نگاہِ حسن سے سرشار ہے

موت اَن دیکھی مسافت موت ہے راہِ بقا
موت منزل زندگی کی موت ہے ٹھنڈی فضا
موت مونس موت یاور موت تخلیقِ خدا
موت برزخ موت پردہ موت ہے نورِ ھُدا

موت کے ہاتھوں میں پلٹی ہی رہی تقدیر ہے
موت کا ایسا تصوّر دے گیا شبیّرؑ ہے

موت کا رشتہ بدن کی جان سے مربوط ہے
موت کے ہی ذائقے سے زندگی مخلوط ہے
موت کی طاقت بڑی ہے موت خود مضبوط ہے
موت نامِ زندگی سے خود بخود مشروط ہے

موت کو کرب و بلا میں مل گئی معراج ہے
موت کے سر پر حسینؑ ابنِ علیؑ کا تاج ہے

موت کافر کے لئے ہے ایک کربِ دائمی
موت شدّت سے ہے دیتی ایک ضربِ دائمی
موت صحرائے بدن میں ایک حربِ دائمی
موت خورشیدِ بقا کا ایک غربِ دائمی

موت چیخیں نوچتی ہے جسم کی پڑتال سے
موت ہر رگ توڑتی ہے قہر کے جنجال سے

Presented by www.ziaraat.com

موت کافر کی بلکتی روح کو ہے نوچتی
موت پھر ارضِ بدن کو تیغ سے ہے کھوجتی
موت جب اپنی پہ آئے پھر نہیں ہے سوچتی
موت ساری ہڈیوں کو زور سے ہے 'موچتی'

موت ہر تارِ نفس کی تار کو ہے کاٹتی
موت اندھے ذہن کی ہر غار کو ہے پاٹتی

موت کی کتنی چبھن ہے چادرِ احساس پر
موت حاوی حکمراں پر نازشِ افلاس پر
موت آندھی کی طرح ارواح کی اجناس پر
موت کی دہشت ہے لکھی نفس کے قرطاس پر

موت تو کفار کی گردن میں ہے طوقِ گراں
موت کے ہی خوف سے جیتے رہے پیر و جواں

موت کے پردے کے پیچھے زندگی خاموش ہے
موت کی ہیبت کے آگے آدمی خاموش ہے
موت کے عشقِ جنوں سے عاشقی خاموش ہے
موت کے دستِ اجل سے دوستی خاموش ہے

موت کے اِدراک سے ہر بے حسی ڈرتی رہی
موت کے اس نور سے ہے روشنی ڈرتی رہی

موت جس کو کہہ رہے ہو زندگی کا نام ہے
موت تلواروں کے نیچے بندگی کا نام ہے
موت کی کیا دشمنی ہے دوستی کا نام ہے
موت کو سمجھو خدا کے ایلچی کا نام ہے

موت پھولوں کا نشیمن موت ہے رب کی رضا
موت کو شبیرؑ نے کتنا حسیں تر کر دیا

Presented by www.ziaraat.com

موت کو جو تا قیامت مل گئی میعاد ہے
موت کے لب پر ہمیشہ رہ گئی فریاد ہے
موت کو قیدی بنا کے کر دیا آزاد ہے
موت سے کرب و بلا میں زندگی برباد ہے

بھوک سے بیتاب لاشے جب تڑپتے ہی رہے
موت کی آنکھوں میں بھی آنسو چمکتے ہی رہے

موت ننھے سے علی اصغرؑ پہ ہے نوحہ کناں
موت اکبرؑ کو ہے روتی موت ہے آہ و فغاں
موت کے ہاتھوں میں ہے عباسؑ کا اونچا نشاں
موت کے خیمے میں روتی رہ گئی ہیں بیبیاں

موت خود شبیرؑ نے اپنے بدن پر ڈال دی
موت کی تپتی خزاں اپنے چمن پر ڈال دی

کر گیا دل کے محل میں ضوفشانی وہ حسینؑ
ضوفشانی سے ہے کرتا پاسبانی وہ حسینؑ
پاسبانی سے ہے بخشے کامرانی وہ حسینؑ
کامرانی سے ہے کرتا حکمرانی وہ حسینؑ

حکمرانی ہے خدا کی مہربانی کے لئے
مہربانی لامکانی میزبانی کے لئے

زندگی کو دے گیا درسِ شرافت وہ حسینؑ
بانٹ دی ہر پھول کو جس نے نفاست وہ حسینؑ
روز کرتے ہیں نبیؐ جس کی زیارت وہ حسینؑ
شافعِ محشر ہوئی جس کی محبّت وہ حسینؑ

خود خدا پر جو گھرانا اپنا سر کٹوا گیا
کس قدر ایمان کا جلوہ دیا منوا گیا

Presented by www.ziaraat.com

سر کٹا کے زندگی پانا سکھاتا ہے حسینؑ
اُٹھ کے نیزے پر بھی وہ جلوہ دکھاتا ہے حسینؑ
رازِ قدرت کے زباں سے خود سناتا ہے حسینؑ
رب کی جانب آج بھی سب کو بلاتا ہے حسینؑ
موت کے پنجے سے ہے جس نے مروڑی زندگی
موت کے دامن سے ہے اس نے نچوڑی زندگی
کربلا میں لکھ گیا خون کی کہانی وہ حسینؑ
جو خدا کی بن گیا خود ہی نشانی وہ حسینؑ
نام میں جس کے چھپی ہے شادمانی وہ حسینؑ
ہو گئی جنّت ہے جس کی راجدھانی وہ حسینؑ
جو خدا پر کر گیا قربان سارا گھر کا گھر
ایک ہی دن میں دیا عمرانؔ سارا گھر کا گھر

رہبرِ اعلیٰ

سورج کے سر پہ نور کا سہرا اداس ہے
پھولوں کے ہاتھ دھوپ کا شیشہ اداس ہے
خوشبو کی ہر زبان کا نغمہ اداس ہے
پھیلی ہوئی بہار کا چہرہ اداس ہے
اب بے ثمر شجر ہیں نہ رحمت کا تاج ہے
گلشن میں اب نہ نغمۂ بلبل کا راج ہے
ہر حجلۂ سخن کو عروسِ زباں ملی
ہر منبرِ وفا سے مسلسل اذاں ملی
مہکی ہوئی ثنا کی یہ ٹہنی جواں ملی
خالی کتابِ وقت کو ہے داستاں ملی
تحریر کی زباں سے نکلتا خطاب ہے
بہتا مرے حروف سے بحرِ ثواب ہے

Presented by www.ziaraat.com

کاغذ کے ہیں لباس پہ چمکے ہوئے کلف
نکتے بنے لکیر پہ پھیلے ہوئے صدف
آئے ہیں سامرہ سے یہ برسے ہوئے شرف
سطریں پڑھیں نماز ہے سجدہ تری طرف

لفظوں کی احترام سے نظریں جھکی رہیں
مولا تری ثنا کی یہ فصلیں اُگی رہیں

ہاں وہ امام جس کی اطاعت بھی فرض ہے
ہاں وہ امام جس کی امامت بھی فرض ہے
ہاں وہ امام جس کی خلافت بھی فرض ہے
ہاں وہ امام جس کی زیارت بھی فرض ہے

کیسا ہے ربط ضبط یہ مولا کے راج کا
'کل' کے لطیف ہاتھ میں دامن ہے 'آج' کا

پھیلا کے چاندنی کو ہے بیٹھا قمر قمر
متلاشی ہے ستاروں کی روشن نظر نظر
جنّت ہے خود زمین پہ اتری سحر سحر
مولا کے منتظر ہیں یہ گلشن شجر شجر

جنگل پہاڑ دریا یہ صحرائے بیکراں
مولا کے ہی فراق میں بھرتے ہیں سسکیاں

رحمت برس رہی ہے فلک کے دیار سے
خوشبو نکل کے آئی ہے اپنے مدار سے
پانی چمک رہا ہے بڑے افتخار سے
مہکے گلِ حیات ہیں سارے بہار سے

عرشِ خدا سے اتری خدائی کی شان ہے
دینِ خدا یہی ہے یہ مذہب کی جان ہے

Presented by www.ziaraat.com

آمد جو ہو رہی ہے یہ رب کے پیام کی
بنتی گئی ہے بات خدا کے نظام کی
تاکید ہو رہی ہے جو رب کے کلام کی
دراصل ہے وہ بات ہمارے امام کی

پھیلا خدا کے نور کا جلوہ یہی تو ہے
سجدہ ہے جس طرف وہی کعبہ یہی تو ہے

قرآں کی آیتوں کا ہے حسنِ سخن یہی
جنت ہے اس کا ذکر ہے رنگیں چمن یہی
بارہ امامتیں بھی یہی پنجتن یہی
روحِ رسولؐ بھی ہے یہ ان کا بدن یہی

روشن کرے گا نام جہاں میں رسولؐ کا
حاوی ہے کل زمانے پہ بیٹا بتولؑ کا

شاہِ نجف کا بیٹا امامت کا ناز ہے
مالک ہے کربلا کا یہ شاہِ حجاز ہے
پرتو ہے عصمتوں کا یہ اللہ کا راز ہے
دنیا کا سارا رزق یہ اسکی نیاز ہے

مُشکِ بدن پہ مَر گئے نسرین و یاسمن
اسکے قدم کی خاک کے قربان ہے عدن

اس رات کے جو پیٹ سے پیدا ہوئی سحر
چمکا تھا آسمان پہ روشن رخِ قمر
دوزخ کی آگ سرد تھی ٹھنڈے ہوئے شرر
غل تھا یہ آسمان پہ رحمت کا ہے گزر

جاتا زمیں پہ دیکھو وہ اک شاہکار ہے
اس نوجواں کا سب کو بڑا انتظار ہے

Presented by www.ziaraat.com

پہنے ہوئے علیؑ کی ولایت کا تاج ہے
قبضے میں اسکے آج یہ سارا سماج ہے
تختِ نبیؐ اسی کا ہے اسکا ہی راج ہے
صورت ہے یہ رسولؐ کی رب کا مزاج ہے
چابی اسی کے ہاتھ ہے کون و مکان کی
شاہی خدا کی ہے یہ امامِ زمان کی

بن آپ کے ہے گنگ یہ افکار کی زباں
گونجی ہے کائنات میں آثار کی زباں
رہتی قصیدہ خوان ہے اشعار کی زباں
پتے سنا رہے ہیں یہ اشجار کی زباں
قرآں کے لب پہ آپ کی تعریف ہی رہی
عرشِ خدا پہ آپ کی توصیف ہی رہی

آقا سلام ہو مرے مولا سلام ہو
دینِ خدا کے رہبرِ اعلیٰ سلام ہو
عرشِ خدا پہ آیتِ کبریٰ سلام ہو
شمعِ ہُدا و مصحفِ اولیٰ سلام ہو
چلتی ہوئی ہے سانس کی رفتار کا سلام
قلبِ جواں کی موجۂ بیدار کا سلام

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

حضرت محسنؑ

اے چاند آسمانِ ولا پر اُبھر کے آ
اے پھول شاخِ ذکر سے نیچے اُتر کے آ
اے نور آفتابِ عزا پر سنور کے آ
اے ہوش کربلائے دعا پر بکھر کے آ
پھیلی ہو آبِ فکر کی تلچھٹ کی ہر نظر
تجھ پر ٹکے نجوم کے جمگھٹ کی ہر نظر
جب نیند کے خمار سے جسمِ سحر اٹھے
رحمت کے پالنے سے نصیبِ قمر اٹھے
تاروں بھری قنات کا رنگیں پہرا اٹھے
جب رات کے مکان سے روشن خبر اٹھے
سورج کا پھول چشمِ جہاں سے نہاں رہے
حمدِ خدا کا لب پہ قصیدہ رواں رہے

چشمِ عزا میں غم کا یہ پانی رہے جواں
اس گلشنِ ثنا سے رہے دور ہر خزاں
کاغذ کی سرزمیں پہ ہو تحریر کا مکاں
چلتے ہوئے قلم کی زباں پر رہے فغاں
بین السطور بہتا جو لفظوں کا بین ہو
ماتم کناں لکیر کو ملتا نہ چین ہو
نوری بدن میں نور کی برسات ہوگئی
قسمت زمیں کی حاملِ برکات ہوگئی
بدلی ہوئی جو صورتِ حالات ہوگئی
آفات میں اسیر وہ سادات ہوگئی
گھر سے خوشی اڑی ہے بخارات کی طرح
فریاد گونجتی ہے مُناجات کی طرح

Presented by www.ziaraat.com

تطہیر کا گہر تھا، تو تطہیر کا صدف
باطل کے دل کو چبھ گیا حق کا بڑا شرف
ظلم و ستم نے رحم کا مادہ کیا تلف
حق کو مٹا کے آئیں گے باطل کا تھا ہدف

بے پیر ہو گئے وہیں یک جان اک طرف
ایمان اک طرف رہا ایمان اک طرف

آ کر علیؑ کے در پہ وہ کہنے لگے تھے سب
کرتا تمہیں امیر ہمارا ہے اب طلب
پوچھا علیؑ نے اسکے بلانے کا جو سبب
بے ساختہ وہ در پہ ہی ڈھانے لگے غضب

باطل کی دے رہے تھے وہ نادان جو اذاں
دروازۂ علیؑ کو بنایا دھواں دھواں

کرتی رہیں کلام یہ بی بی بتولؑ بھی
در پر سلام کرتے تھے بابا رسولؐ بھی
جبریلؑ در پہ رکتے تھے کر کے نزول بھی
کس کو نہیں ہے یاد حدیثِ رسولؐ بھی

راضی خدا ہے ہوتا جو راضی رسولؐ ہوں
راضی رہے رسولؐ جو راضی بتولؑ ہوں

جبریلؑ کر رہا ہے ثنائے بتولؑ ہے
نورِ علیؑ میں بھی تو ضیائے بتولؑ ہے
رب کی رضا کا نام رضائے بتولؑ ہے
اللہ کہہ رہا ہے خدائے بتولؑ ہے

جنّت ہے جسکا نام فضا ہے بتولؑ کی
تقدیر کو بدلتی دعا ہے بتولؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

بیٹی میں پل رہی ہے محبت رسولؐ کی
بیٹی سے ہی عیاں ہے حقیقت رسولؐ کی
بیٹی سے مِل رہی ہے عقیدت رسولؐ کی
بیٹی ہے ماں کی طرح ضرورت رسولؐ کی

اُمِ ابیہا جو ہے فضیلت خدا کی ہے
بیٹی ہی کلِ دینِ شریعت خدا کی ہے

امّت نے پھر ادب کا نہ رکھا کوئی نشاں
سب حرمتِ رسولؐ کا کرتے رہے زیاں
بدگو تھے بدزبان تھے بے خانماں وہاں
بغض وعناد کی وہیں دیتے رہے اذاں

خوں کو نچوڑنے کو وہ خونخوار تُل گئے
کارِ قبیح پر وہی بدکار تُل گئے

برپا جو ڈیوڑھی پہ وہ طوفان کر دیا
در کے قریب آگ کا سامان کر دیا
ایمان کے مکان میں ہیجان کر دیا
انساں کو ایسے ظلم نے حیران کر دیا

تھے سوختہ وہ پھول شگوفے گواہ تھے
آیات جل رہی تھیں صحیفے گواہ تھے

دیکھا حسنؑ حسینؑ نے جلتا ہوا وہ در
دھکا لگا تو زور سے مڑتا ہوا وہ در
کُنڈی کی میخ ساتھ ہی جھکتا ہوا وہ در
پہلو کے بل بتولؑ پہ گرتا ہوا وہ در

پہلو شگافتہ ہوا کُنڈی کی میخ سے
سینہ وہ گونجتا رہا زہراؑ کی چیخ سے

Presented by www.ziaraat.com

کیسے ہوا شہید ہے چھپ کر حجاب میں
لکھا ہوا ہے نام خدا کی کتاب میں
قاتل ترے رہے ہیں خدا کے عذاب میں
محسنؑ ترا وہ چہرہ چھپا تھا نقاب میں

برسا وہ ظلم کوکھ کی حالت بگڑ گئی
جائے پناہ جو تھی مکمّل اُجڑ گئی

ظالم پلٹ گئے ہیں جو مظلوم چھوڑ کر
منکر وہ بن گئے ہیں صحیفے کو موڑ کر
ناطے بنا گئے ہیں وہ شیطاں سے جوڑ کر
کلیاں مروڑتے ہیں شگوفے کو توڑ کر

نیلم کبھی ہوئی کبھی یاقوت فاطمہؑ
محسنؑ کی بن گئی ہے یہ تابوت فاطمہؑ

محسنؑ کے قرضدار یہ دونوں جہان ہیں
محسنؑ کے منتقم وہ امامِ زمان ہیں
محسنؑ کے دونوں بھائی خدا کے جوان ہیں
محسنؑ کی والدہ بھی تو حورِ جنان ہیں

محسنؑ پسر رسولؐ کا شیرِ جلی کا ہے
محسنؑ کے دل میں خون جو مولا علیؑ کا ہے

محسنؑ ثناء کے چاند سے افلاک سے پرے
محسنؑ رہا ہے ذہن کے ادراک سے پرے
محسنؑ حروف کے خس وخاشاک سے پرے
محسنؑ جلالتوں کی ہے پوشاک سے پرے

محسنؑ رہا ہے حُسنِ حسنؑ میں حسینؑ میں
محسنؑ علیؑ کے نام کی ہے زیب وزین میں

Presented by www.ziaraat.com

محسنؑ ہے فاطمہؑ کی گواہی کا ماحصل
محسنؑ علیؑ کے حسنِ نگاہی کا ماحصل
محسنؑ نبیؐ کی دین پناہی کا ماحصل
محسنؑ رہا ہے لطفِ الٰہی کا ماحصل

محسنؑ درِ امام پہ احساس کا علم
محسنؑ کا بھی علم ہے یہ عباسؑ کا علم

محسنؑ حسنؑ حسینؑ کی حرمت بنا رہا
محسنؑ کا خون دین کی کسوت بنا رہا
محسنؑ نبیؐ کے نام کی نسبت بنا رہا
محسنؑ دلِ بتولؑ کی حرکت بنا رہا

ہدیہ خدا کی راہ میں رب کے ولی کا ہے
پہلا پسر شہید یہ مولا علیؑ کا ہے

چمکا ہے آسمان پہ خورشید کی طرح
لازم ہے اس کا ذکر بھی تاکید کی طرح
روشن دل و دماغ میں امّید کی طرح
نورِ علیؑ ہے نور ہے توحید کی طرح

ضو دے رہا ہے دلمیں جو موجود ہے یہی
کعبہ بھی کہہ رہا ہے کہ مسجود ہے یہی

محسنؑ نزاکتوں میں فقید المثال ہے
محسنؑ صداقتوں میں دلوں کا ملال ہے
محسنؑ امامتوں کا مکمل جلال ہے
محسنؑ جدائیوں میں سراپا وصال ہے

اس دھوپ کی زباں پہ کہانی اسی کی ہے
ہر اک کرن میں اشک فشانی اسی کی ہے

محسنؑ ہی مومنوں کے سہارے کی جان ہے
محسنؑ ہی بخششوں کے نظارے کی جان ہے
محسنؑ ہی قدرتوں کے اشارے کی جان ہے
محسنؑ ہی قسمتوں کے ستارے کی جان ہے
ملتا اسی کا ذکر ہے دیں کی اذان سے
خوشبو اسی کی آتی ہے رب کے مکان سے

دردِ نہاں کی شدّتِ ظاہر کہاں ملے؟
جو زخم زخم دل ہو وہ باہر کہاں ملے؟
قادر بھی ہو مگر رہے صابر کہاں ملے؟
محسنؑ سا ہو پسر کوئی آخر کہاں ملے؟
گریہ کناں بتولؑ ہے محسنؑ کی لاش پر
ماتم کناں بتولؑ ہے محسنؑ کی لاش پر

محسنؑ کو رو لیا تو توانائی آ گئی
اپنے ہی محسنوں کی شناسائی آ گئی
دروازۂ علیؑ سے پذیرائی آ گئی
بیمار کو بھی رمزِ مسیحائی آ گئی
احساس مانگتا ہے وفاداریٔ جنوں
درکار ہے ہمیں بھی عزاداریٔ جنوں

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خون

جو رسالت کی جبینوں میں چمکتا ہے وہ خوں
جو امامت کے نگینوں میں دمکتا ہے وہ خوں
جو طہارت کے سفینوں میں لچکتا ہے وہ خوں
جو فراست کی زمینوں میں سرکتا ہے وہ خوں
کس قدر شدّت سے برسے درد کے انبار یاں
سٹپٹا کے رہ گئے ہیں ظلم کے بازار یاں
اضطرابِ اکبرؑ مہ رُو چھپائے تھا وہ خوں
انقلابِ سرورِ خوش رُو دکھائے تھا وہ خوں
آفتابِ قاسمِ گل رُو ملائے تھا وہ خوں
ماہتابِ غازیؑ مہ رُو اٹھائے تھا وہ خوں
جسکے ہر قطرے میں تھا بحرِ تلاطم موجزن
جسکی ہر خوشبو میں تھا دہرِ محرّم موجزن

حضرتِ محسنؑ ترے ہے خون کی یلغار بھی
ہے امامِ وقت کے ہاتھوں میں یہ تلوار بھی
ہیں مصیبت میں تڑپتے ظلم کے آزار بھی
کس قدر لرزاں رہے ہیں رحم کے افکار بھی
مادرِ معصوم تجھ کو یوں اُٹھا کر سو گئی
تجھ کو اپنے جسم کے اندر سُلا کر سو گئی
حضرتِ محسنؑ ترے خوں کی قسم کامل یہاں
چھپ گئے تیری امامت کے سبھی قاتل یہاں
رو رہے ہیں رات دن بیٹھے ہوئے عاقل یہاں
ہیں امامِ وقت بھی اب منتظر عادل یہاں
مشتعل ہیں وہ ترے قاتل کریں فی النار خود
منتظر ہیں وہ رکھیں سر پر ترے دستار خود

Presented by www.ziaraat.com

۲۸ رجب

ماہِ رجب کا آج اٹھائیسواں دن ہے
ظالم ہوا سماج اٹھائیسواں دن ہے
چھایا نیا رواج اٹھائیسواں دن ہے
ہو دین کا علاج اٹھائیسواں دن ہے
امّت نے سرکشی کا ہے اعلان کر دیا
گھر تک نبیؐ کی آل کا ویران کر دیا

بے گھر کیا ہے سبطِ پیمبرؐ کی آل کو
کستے گئے ہیں بغض وعداوت کے جال کو
توڑا نبیؐ کے پیڑ کی ہر ڈال ڈال کو
لوٹا تبرکاتِ رسالتؐ کے تھال کو
بیعت جو کی یزیدِ لعین و کمین کی
توقیر سب بھلا دی امامِ مبین کی

گھر تھا کہ چھٹ رہا تھا سفینہ حسینؑ سے
رو رو لپٹ رہی تھی سکینہؑ حسینؑ سے
مغموم تھی جو بیٹی حزینہ حسینؑ سے
کہتی کہ چھٹ رہا ہے مدینہ حسینؑ سے
سانسوں سے سونگھتی رہی خوشبوئے گھر کو تھی
ہاتھوں سے چھو کے دیکھتی دیوار و در کو تھی

بچّی کبھی جو اونگھتی کہتی کہ میں چلی
صغراؑ بہن کو چومتی کہتی کہ میں چلی
مشک و علم کو سونگھتی کہتی کہ میں چلی
اصغرؑ کو ڈھونڈتی رہی کہتی کہ میں چلی
عرقِ بدن کے موتی گراتی جبین سے
ہوتی کبھی دواع تھی اُم البنینؑ سے

Presented by www.ziaraat.com

سب بیبیاں تھیں روتی سکینہؑ کے بَین سے
کہرام مچ گیا تھا وہاں شور و شین سے
آنسو کی سیڑھ سیڑھ تھی صغراؑ کے نین سے
زینبؑ لپٹ کے روتی تھی مولا حسینؑ سے
مانع تھی شرم ہوتی انہیں گھیر گھیر کر
روتی رہیں ربابؑ بھی منہ پھیر پھیر کر

کہتی کوئی یہ غازیؑ عالی وقار سے
بہلاؤ تم اسے ذرا اپنی پکار سے
بچّی تڑپ رہی ہے وہ دیکھو بخار سے
صدمہ نہ سہہ سکے گی خزاں کا بہار سے
بچّی بہت نفیس ہے دل ہے رحیم تر
گھر بار چھوٹنے کا ہے صدمہ عظیم تر

ڈیوڑھی کے پاس روتی تھی صغراؑ کھڑی ہوئی
اکبرؑ کی ہر نظر سے نظر تھی لڑی ہوئی
اک پھانس تھی جو سینے کے اندر گڑی ہوئی
مالا محبّتوں کی زمیں پر جھڑی ہوئی
دل ڈوبتا تھا سوچ کے اس کی جدائی کو
کہتی تھی پھر کہاں پہ میں پاؤں گی بھائی کو

کیسے بیاں کروں میں وہ رخصت حسینؑ کی
بیٹی سے ہو رہی تھی جو فرقت حسینؑ کی
کہرام کے جہاں سے تھی ہجرت حسینؑ کی
گھر سے نکل رہی تھی وہ میّت حسینؑ کی
داغِ جدائی پڑ گیا دل کے نگین پر
صغراؑ بلک بلک کے تھی گرتی زمین پر

Presented by www.ziaraat.com

کہتی تھی کیا ہوا مِرا آنا جہان میں
اک دَور تھا کہ بستی تھی دل کے مکان میں
بھیّا کی جان رہتی تھی میری ہی جان میں
ہر دم بسا تھا نام مِرا ہی زبان میں
وعدہ کیا ہے آنے کا دیکھا تلک نہیں
گھر چھوڑنے پہ آئے تو پوچھا تلک نہیں

سادات پر جو بارشِ صدمات ہو گئی
شرمندہ سی وہ صورتِ آفات ہو گئی
نعمات کے وہ نور کی خیرات ہو گئی
خدشات میں وہ حالتِ اوقات ہو گئی
نیلا رخِ فلک ہوا وہ درد ہو گیا
چہرہ زمیں کا خوف سے تھا زرد ہو گیا

اکبرؑ تھے دھاڑیں مار کے روتے اِدھر اُدھر
کہتے کبھی تھے بہن سے بہنا تو غم نہ کر
امّاں کو ساتھ لے کے ہوں جاتا سُوئے پدر
کہنے یہی کہ آج ہو صغراؑ بھی ہم سفر
لاچار ہے مریض ہے بیمار ہے بہن
بابا ہر اک مریض کی غم خوار ہے بہن

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

شبِ عاشور

سورج کی تھی وہ رات قمر کی وہ رات تھی
خوف و رجا کی رات ضرر کی وہ رات تھی
نورِ علیؑ کے نورِ نظر کی وہ رات تھی
گویا اماموں کی سحر کی وہ رات تھی

وہ رات جس میں نہر کی لہروں کی گونج تھی
وہ رات جس میں فوج کے پہروں کی گونج تھی

وہ رات جب کہ خوف کا پھیلا وبال تھا
وہ رات جب کہ موت کا ہر سُو وصال تھا
وہ رات جب کہ عشق کا دستِ سوال تھا
وہ رات جب کہ نورِ خدا بھی نہال تھا

خاموشیوں کے باز کی پرواز تک نہ تھی
جھولے میں تو صغیر کی آواز تک نہ تھی

وہ رات جب کہ حیدرِؑ کرّار تھے کھڑے
وہ رات جب کہ سیّد و سردار تھے کھڑے
وہ رات جب کہ عابدِؑ بیمار تھے کھڑے
وہ رات جب کہ غازیؑ سرکار تھے کھڑے

وہ رات جب کہ بہن سے ملنا قلیل تھا
وہ رات جب حسینؑ کا سجدہ طویل تھا

وہ رات جب کہ صورتِ تکبیر تھیں حزیں
وہ رات جب کہ شوخیٔ تدبیر تھی حزیں
وہ رات جب کہ سطوت و توقیر تھی حزیں
وہ رات جب کہ زینبؑ دلگیر تھی حزیں

وہ رات جب قلوب کو حاصل تھا اک سکوں
وہ رات جب رگوں میں رواں تھا جواں خوں

Presented by www.ziaraat.com

زورِ عطش سے ہائے بلکنا صغیر کا
ہائے وہ پالنے میں ہمکنا صغیر کا
کمزور بازوؤں کو جھٹکنا صغیر کا
کروٹ بدل بدل کے تڑپنا صغیر کا
سوکھے دہن پہ چھاپ کہاں تھی لعاب کی؟
بی بی ربابؑ دیکھتی صورت سراب کی

اک سمت دہشتوں میں سمٹتی ہوئی تھی جاں
اک سمت نعمتوں سے چمکتی ہوئی تھی جاں
اک سمت آسروں سے بلکتی ہوئی تھی جاں
اک سمت ولولوں سے گرجتی ہوئی تھی جاں
اک سمت تو تھا خوف کی آواز کا فسوں
اک سمت تو تھا زہد کی پرواز کا جنوں

وہ رات جب فرات کا چہرہ بھی لال تھا
وہ رات جب کہ چاند کا سایہ محال تھا
وہ رات جب امام کا رتبہ بحال تھا
وہ رات جب نصیب پہ چھایا زوال تھا
وہ رات کروٹوں سے جدائی کی رات تھی
وہ رات زندگی کی دُہائی کی رات تھی

انصار میں تو جوشِ شجاعت کی گونج تھی
شبیرؑ کے حرم کی حفاظت کی گونج تھی
خیمے میں تو اذان و اقامت کی گونج تھی
رَن میں مگر وہ شانِ شجاعت کی گونج تھی
دریا پہ کافروں کی رعونت کو دیکھ کر
سجادؑ تھے تڑپتے کدورت کو دیکھ کر

Presented by www.ziaraat.com

وہ رات جب حبیبؑ کا لہجہ جوان تھا
وہ رات جب جوان پہ قرباں نشان تھا
وہ رات جب کہ خاک کی صورت جہان تھا
وہ رات جب بہشت کا سُونا مکان تھا
وہ رات تو حسینؑ کے غلبے کی رات تھی
وہ رات کبریائی کے وعدے کی رات تھی
لشکر کے فرد فرد میں اوہام تھے چھپے
کلمہ زباں پہ دل میں تو اصنام تھے چھپے
آلِ نبیؐ کے واسطے آلام تھے چھپے
دل میں لعیں لعین کے انعام تھے چھپے
وہ معترف تھے ان کا عمل تو کثیف ہے
شیرِ جواں حسینؑ کا وقتِ ضعیف ہے

بولا کوئی کہ دیکھنا جور و جفا نہ ہو
بیٹا ہے یہ رسولؐ کا ہم سے خطا نہ ہو
کہتا کوئی حسینؑ سے دیکھو دغا نہ ہو
بخشے نہ گر حسینؑ تو رب کی عطا نہ ہو
پانی دیا تھا راہ میں خونِ شریف ہے
کیسا حریف ہے کہ یہ لگتا حلیف ہے
اس رات ظلمتوں میں تھی وحشت چھپی ہوئی
خیموں کے آس پاس تھی آفت چھپی ہوئی
بچوں کے بھی دلوں میں تھی دہشت چھپی ہوئی
ہر سانس کے بدن میں تھی حدت چھپی ہوئی
اُجڑا وہ کربلا میں امامت کا باغ تھا
نفرت کی آندھیوں میں وہ روشن چراغ تھا

Presented by www.ziaraat.com

تڑپے ہوئے سکون کی لاچارگی اٹھی
فضل و کرم کی رحم کی بیچارگی اٹھی
امن و اماں کی دہر کی بیزارگی اٹھی
پرجوش رحمتوں کی بھی آوارگی اٹھی
جلتے ہوئے خیام کی گرمی تھی دیکھتی
گاڑھے دھوئیں کی چیختی نرمی تھی دیکھتی

وہ رات جب حسینؑ سا آقا غریب تھا
وہ رات جب کہ دستِ شقاوت قریب تھا
وہ رات جب کہ حال بھی اپنا رقیب تھا
وہ رات جب کہ خون میں ڈوبا نصیب تھا
وہ رات جب زمین کے دل میں ہراس تھا
وہ رات جب ہوا کا بھی جلتا لباس تھا

وہ رات لکھ رہی تھی عبارت زمین پر
خیمے بنے تھے رب کی عمارت زمین پر
بکھری خیام میں تھی طہارت زمین پر
گویا خدا کی تھی وہ زیارت زمین پر
انوار تھے خیام کے پردوں کو چیرتے
الفاظ بین بین کے دردوں کو چیرتے

اس رات گونجتی تھی یہ شبیرؑ کی صدا
دیکھو دیا بجھا کے یہ کہتا ہوں برملا
جانا جسے ہے جاؤ ہے راضی مرا خدا
بابا علیؑ کے ساتھ میں راضی ہوا سدا
شرم و حیا نہ روکے یہ آنکھیں نہ چار ہوں
خاموش ہو رہا ہوں کہ باتیں نہ چار ہوں

Presented by www.ziaraat.com

سنتے ہی یہ کلامِ شہنشاہِ دو جہاں
انصار کہہ رہے تھے کہ اللہ کی اماں
رو کر کہا کسی نے کہ پھٹتا ہے آسماں
کہتا کوئی زمین پہ گرتی ہیں بجلیاں
مولا حسینؑ ہم کو ترا وصل چاہیے
کیسے کہیں کہ ہم کو بلا فصل چاہیے

☆☆☆☆☆

روحِ وفا

دل کے نگر میں کعبۂ ایمان کی طرح
مُلکِ وفا کے تخت پہ سلطان کی طرح
صحرائے کربلا میں ہے طوفان کی طرح
عباسؑ ہے حسینؑ کی پہچان کی طرح
اشجع بہادروں میں نمایاں وقار میں
سیّارۂ صفات ہے اسکے مدار میں

عباسؑ آسمانِ شجاعت کا ہے قمر
عباسؑ پاسبانِ امامت کا ہے گہر
عباسؑ خاندانِ وجاہت کا ہے ثمر
عباسؑ داستانِ حفاظت کا ہے اثر
پیشانی جلال کا تیور یہی تو ہے
جسمِ حَسیں خیال کا زیور یہی تو ہے

Presented by www.ziaraat.com

اُترا ہے آسمان سے احسان کی طرح
دستِ علیؑ پہ رہ گیا قرآن کی طرح
امُّ البنینؑ نے پا لیا ارمان کی طرح
حسنینؑ کی دعا میں ہے عنوان کی طرح
دنیائے دو جہان کا شہرِ عظیم ہے
جاری ابد تلک یہی بحرِ کریم ہے

عباسؑ زندگی کی علامت بنا رہا
عباسؑ بندگی کی کرامت بنا رہا
عباسؑ روشنی کی بصارت بنا رہا
عباسؑ بہتری کی ضمانت بنا رہا
عباسؑ کی فراستِ حق بہترین ہے
عباسؑ کی حفاظتِ حق دلنشین ہے

بے خوف بیبیاں تھیں کہ عباسؑ پاس ہے
ایسے جری سے زینبِؑ کبریٰ کو آس ہے
شبیرؑ کا یہ مان ہے سب کی اساس ہے
عباسؑ ہی تو دافعِ خوف و ہراس ہے
ایسا جری ہے جس کا سہارا ہے چار سُو
ایسا سخی ہے جس کا اُجالا ہے چار سُو

دل میں رہا حسینؑ کا دریا رواں دواں
اسکے نشاں پہ فخر ہے کرتا نشاں نشاں
تعریف کی فضا میں ہے اُڑتا بیاں بیاں
قربان اک جھلک پہ ہیں رہتے جہاں جہاں
خونِ جری جو لگ گیا رب کے نشان پر
اب تک علم لگا ہے یہ ذہنی مکان پر

Presented by www.ziaraat.com

قصرِ وفا سے چلنے لگا آگہی کا نام
دے گا چراغِ فکر کو اک روشنی کا نام
زندہ ہے اس کے نام سے ہی زندگی کا نام
چلتا ہے اسکی لہر سے ہی تشنگی کا نام
یہ منفرد وجود کا عکّاس ہو گیا
واحد جہان میں یہی عبّاسؑ ہو گیا

ایسے جری کے قرب سے ملتی ہیں راحتیں
اس کے طواف میں رہیں قرآں کی آیتیں
مٹتی رہی ہیں نور سے دنیا کی ظلمتیں
کوسوں اسی سے دور ہیں ساری ہی آفتیں
عبّاسؑ انتخابِ ولایت جہان کا
عبّاسؑ آفتابِ شجاعت جہان کا

چھایا اسی کا رنگ ہے دیں کے شباب پر
قصّہ رقم رہا ہے خدا کی کتاب پر
اس کے قدم ہیں نقش وہ شہرِ حباب پر
قربان ہے ہلال بھی اس کی رکاب پر
رہتا سرِ وفا پہ ہے اک تاج کی طرح
طاری ہے کائنات پہ اک راج کی طرح

ہے پردۂ وفا یہی عبّاسؑ ذی حشم
عبّاسؑ ہے امام کو کتنا ہی محترم
عالم کے سر پہ سایہ کناں رہ گیا علم
پانی کی لہر لہر نے چومے یہی قدم
بچّوں کو تھا جو روکا دِلاسے کے ہاتھ نے
قبضہ کیا فرات پہ پیاسے کے ہاتھ نے

Presented by www.ziaraat.com

دشتِ بلا سے جھومتا نکلا جو وہ علم
بڑھتے علم کے خوف سے ہٹتے گئے قدم
بھولے عرب عجم رہے اپنا دھرم بھرم
دستِ انا کے ہاتھ سے چھٹنے لگے صنم
اک شور تھا کہ رہ گئے زندہ تو مرد ہو
بھاگڑ تھی یوں کہ کوہِ ہمالہ بھی گرد ہو

راغب ہوئے تھے لشکری تب تو فرار پر
دل تھے بدن کی لحد میں سارے فشار پر
تھے حوصلے گھٹے ہوئے تن تھے بخار پر
اُڑ اُڑ کے گر رہے تھے وہ پیدل سوار پر
جرأت کسی میں تھی نہیں لڑتا جوان سے
بھاگے کہ جیسے تیر ہو نکلا کمان سے

عباسؑ آ رہے تھے وہ اپنی بہار پر
جیسے کہ شیر ہو کوئی نکلا شکار پر
سیّارۂ وفا رہا اپنے مدار پر
تھا تیغِ آبدار کا جوبن شرار پر
گھوڑا بھی سر اُٹھا کے تھا چلتا وقار سے
نکلا نہ اک لعیں بھی نظر کے حصار سے

راکب تھا ایک شان سے چلتا زمین پر
نازاں قدم قدم پہ تھا فخرِ مبین پر
اُڑ اُڑ کے تھا قدم کو وہ رکھتا زمین پر
تھا دانت کٹکٹاتا وہ ہر اک لعین پر
غصّے میں آ کے غیض سے وہ ہنہنا گیا
گویا کہ راگ موت کا وہ گنگنا گیا

Presented by www.ziaraat.com

شفیع المذنبیں

اے امامت کے مقدس دفترِ قانون سن
اے خدا کے راز کی کُل غایتِ مضمون سن
اے شفیع المذنبیں اے شافیء مجنون سن
اے شفاعت کے چمن اے صورتِ زیتون سن

تو رسالت کی ابھرتی کہکشاں کا نور ہے
تو نجاست کی نگاہوں سے رہا ہی دور ہے

جس کے زخمی پیر سے لرزی ہے باطل کی زمیں
جس کے رِستے خون پر جھکتی گئی حق کی جبیں
جس کے آگے جبر کی طاقت نہیں ٹھہری کہیں
جس کے آوازے سے پختہ ہو گیا ایماں یقیں

جس نے اپنے تن پہ پہنی دھوپ کی پوشاک ہے
جس کے جلوے سے فلک پر مہر بھی غمناک ہے

اس سے پہلے اس طرح کا ناخدا تک بھی نہ تھا
جس کی نظروں کا ہدف عرشِ عُلا تک بھی نہ تھا
جس کے لب پر ایک حرفِ التجا تک بھی نہ تھا
جو ہوائے گرم سے تو آشنا تک بھی نہ تھا

جس نے قیدی ہو کے موڑیں ظلم کی سب آندھیاں
جس نے اپنے غم کے صحرا میں بنا دیں وادیاں

آہ کی کشتی کو موجِ غم نہ جوتی رات دن
تھے لڑھکتے آنکھ سے اشکوں کے موتی رات دن
حالتِ نسواں کبھی ایسی نہ ہوتی رات دن
ناتوانی میں بھری طاقت نہ سوتی رات دن

طاقتیں بیباک ہیں سب عادتیں ہیں نوجواں
شیر ہیں خاموش ہیں کیونکہ رہے ہیں مہرباں

Presented by www.ziaraat.com

آبلے پاؤں میں ہیں اور دکھ رہے آغوش میں
ٹیس کی چیخیں رہی ہیں صورتِ خاموش میں
خون کے ریلے بہے ہیں آنگنِ پاپوش میں
قہر کی واں بجلیاں ہیں طاقتِ روپوش میں

اس نے تیغِ صبر سے کاٹا ہے ظلمِ خام کو
اس نے قیدی ہو کے ظالم سے ہے چھینا شام کو

راہ کے کانٹوں کو اپنے خون سے تر کر دیا
ہر قدم پر اس طرح اپنا بھرا گھر کر دیا
ظلم کے خنجر کے نیچے اس نے ہی سر کر دیا
علم کا دریا ملا تو کھول کے در کر دیا

شام کے رستے پہ خوشبو کا بسایا گلستاں
ناتواں مجبور کب ہے یہ نبیؐ کا باغباں؟

جو مسلسل یورشِ آفات میں تن کر چلا
جو برستے خون کی برسات میں تن کر چلا
جو دگرگوں گردشِ حالات میں تن کر چلا
جو بھڑکتی آگ کے جذبات میں تن کر چلا

جس کے دامن میں امامت کے گل و گلزار تھے
جس پہ لوہے کے برستے ہی رہے آزار تھے

جس کے لہجے کی عبا پہنے ہوئے آیات ہیں
جس کی حالت دیکھ کے تڑپے ہوئے صدمات ہیں
جس کے سائے میں چلے کُل سیّد و سادات ہیں
جس پہ سالم باندھ کے ڈالی گئی آفات ہیں

جس کے چہرے سے عیاں سب حیدریؑ آثار ہیں
ناتواں مجبور تن وہ عابدؑ بیمار ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جو مسلسل شکر کی منزل کی منزل بن گیا
جو مصیبت کے سمندر کا ہی ساحل بن گیا
جو کہ تنہائی کے لشکر کی ہی محفل بن گیا
جو سیہ راتوں پہ چھا کے نورِ کامل بن گیا
جو کہ ارضِ دین کا ہر زلزلہ رد کر گیا
جو کہ باطل دبدبے کو مار کے حد کر گیا
گنگ ہوتی ہیں نقاہت کی زبانیں ظلم پر
رو پڑیں دشتِ شہادت میں اذانیں ظلم پر
ہیں کڑکتی دھوپ میں کڑکی کمانیں ظلم پر
تُل گئیں گندی جبلت کی چٹانیں ظلم پر
ظلم کے تیروں سے باقرؑ سا پسر چھلنی ہوا
شام کے رستے پہ عابدؑ کا جگر چھلنی ہوا

عمر سارے اشقیا کی آپ ہی گھٹتی گئی
باطلوں کی سانس نوری تیغ سے کٹتی گئی
نور یزداں کا ہٹا اور تیرگی بٹتی گئی
جانتے کافر تھے رحمت دور ہے ہٹتی گئی
جب نبیؐ کی بیٹیوں کو بے رِدا لے کر چلے
خود سروں پر ہی عذابِ کبریا لے کر چلے

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

احتشامِ عبادت

سجادؑ مصطفیٰؐ کے چمن کا حسیں گلاب
سجادؑ آفتابِ امامت کی آب و تاب
سجادؑ عصمتوں کے حجابوں سے اک حجاب
سجادؑ رحلِ دین پہ اللہ کی کتاب
برسا اسی کا نور ہے برسات کی طرح
اترا ہے قلبِ دین پہ آیات کی طرح

سجادؑ ظلم و جور میں امن و امانِ حق
سجادؑ آندھیوں کے مقابل اذانِ حق
سجادؑ احتشامِ عبادت نشانِ حق
سجادؑ انقلابِ مشیّت زبانِ حق
سجادؑ رہبری کے جہاں کا ہے تاجدار
سجادؑ بھی علیؑ کی طرح سے ہے ذی وقار

سجادؑ ہے علیؑ کا علم شانِ مرتضیٰؑ
سجادؑ مجتبیٰؑ کا بھرم آنِ مرتضیٰؑ
سجادؑ مصطفیٰؐ کا کرم مانِ مرتضیٰؑ
سجادؑ کبریا کا حشم جانِ مرتضیٰؑ
سجادؑ میں بتول کی عظمت کا ہے نشاں
سجادؑ میں حسینؑ کی شوکت کا ہے نشاں

سجادؑ بے مثال ہے سجادؑ پُر جلال
سجادؑ ہے قطارِ امامت میں بےمثال
سجادؑ آبروئے گماں ندرتِ خیال
سجادؑ لوحِ حق کا لکھاری ہے باکمال
سجادؑ آگہی کا اُجالا ہے سر بہ سر
سجادؑ نورِ رب کا اُجالا ہے سر بہ سر

Presented by www.ziaraat.com

سجادؑ کا صحیفہ ہے افکار کی چمک
سجادؑ دیں کے رخ کے ہے رخسار کی چمک
سجادؑ جبرئیلؑ کی رفتار کی چمک
سجادؑ گویا عرش کے انوار کی چمک

سجادؑ دستِ غیب کی تحریر با کمال
سجادؑ حُسنِ ذوقِ تکلّم میں بے مثال

سجادؑ دن کے شہر کا سلطانِ ذی حشم
سجادؑ شب کے پہر میں اللہ کا علم
سجادؑ دیں کے دل میں ہے ایمان کا بھرم
سجادؑ ہے زمین پہ آغازِ ہر کرم

ہو چال ڈھال شکل و شباہت کہ گفتگو
کامل علیؑ ولی کی شباہت ہے ہو بہو

سجادؑ رزم و بزم و قرابت کی جستجو
سجادؑ ہے حرم کی شرافت کی آبرو
سجادؑ ہے علیؑ کی خطابت کی آبجو
سجادؑ سجدہ گاہ و عبادت کی آرزو

برسا ہے طورِ علم پہ یہ نور کی طرح
طوبیٰ کی شاخ شاخ پہ ہے بور کی طرح

اے جانشینِ حضرتِ شبیرؑ مرحبا
نامِ خدا کا باعثِ توقیر مرحبا
بخشی جہاں کو سانس کی جاگیر مرحبا
اے بادشاہِ دولتِ تقدیر مرحبا

قرآں کو فخر ہو گیا تیری صفات کا
نگراں سرِ حسینؑ رہا تیری ذات کا

Presented by www.ziaraat.com

سفیرِ رب

باقرؑ یزیدیت کی کلائی مروڑ کر
تاجِ یزیدیت کی نگاہوں کو پھوڑ کر
بیٹھا ہے زندگی کی حرارت کو جوڑ کر
تیرہ شبی میں چاند کے چہرے کو موڑ کر
ظلمت کا سر جھکا ہے کہ روشن قمر بنا
باقرؑ حسینیت کی اذانِ سحر بنا

باقرؑ تو بچپنے میں تھا سالار کی طرح
دیں کی تھا ڈھال آہنی دیوار کی طرح
رکھتا قدم زمیں پہ تھا جرار کی طرح
جرأت رہی تھی ہاتھ میں تلوار کی طرح
قصّہ رہا نگاہ میں بدر و حنین کا
سجادؑ کا پسر تھا وہ پوتا حسینؑ کا

ظلم و ستم کی راہ پہ سر کو اٹھا چلا
ابلیس کے نشاں کو وہ پل میں جلا چلا
اک شور تھا کہ صورتِ شیرِ خدا چلا
کمزوریوں میں طاقتِ ربِ عُلا چلا
چہرے پہ رب کا نور ہے گو کہ اسیر ہے
مقتل سے چل پڑا ہے جو رب کا سفیر ہے

اسکے لبوں سے آج ہیں آیات گل فشاں
ہے مصطفےٰؐ کی جان علیؑ کا ہے خانداں
جاری اسی کے دم سے ہے آوازِ کن فکاں
یہ ہے وجودِ ذاتِ الٰہی کا ترجماں
نورِ امام کی یہی بیّن دلیل ہے
پیاسے لبوں سے شکر کی جاری سبیل ہے

Presented by www.ziaraat.com

باقرؑ کی چشم غیظ کی آئینہ دار تھی
ہر بات پر خدا کی خدائی نثار تھی
حالت جو تھی وہ حالتِ سینہ فگار تھی
الفت وہ اس کی الفتِ پروردگار تھی
اس کی وِلا کی لہر تھی پیر و جوان میں
کربل سے قافلہ رہا اس کی کمان میں

باقرؑ کے لب پہ رہ گیا قصہ حسینؑ کا
باقرؑ کے غم کے ساتھ ہے حصہ حسینؑ کا
باقرؑ کے نور میں رہا جلوہ حسینؑ کا
باقرؑ کو دیکھئے تو ہے چہرہ حسینؑ کا
خوشبو سی پھوٹتی ہے جو جسمِ مسام سے
زندہ حسینؑ ہو گیا اس کے کلام سے

باقرؑ نفاستوں کے قرینے کے ساتھ تھا
باقرؑ طہارتوں کے سفینے کے ساتھ تھا
باقرؑ شرافتوں کے مدینے کے ساتھ تھا
باقرؑ عبادتوں کے نگینے کے ساتھ تھا
باقرؑ پدر کے ساتھ سے نکھرا ہوا مِلا
باقرؑ سما کی گود میں بپھرا ہوا مِلا

باقرؑ ہے آسمان میں باقرؑ خلا میں ہے
باقرؑ ہے پانیوں میں تو باقرؑ فضا میں ہے
سجدے کی سرزمین میں باقرؑ دعا میں ہے
باقرؑ عمل ہے خیر کا باقرؑ جزا میں ہے
نوحے کی ہر صدا پہ ہی باقرؑ کو مان ہے
ہر مجلسِ عزا ہے جو باقرؑ کی شان ہے

Presented by www.ziaraat.com

باقرؑ کے سر پہ نورِ امامت کا تاج ہے
باقرؑ ہے خوں علیؑ کا نبوّت مزاج ہے
باقرؑ سے ہی جہاں میں سعادت کا راج ہے
باقرؑ سے زندہ آج شرافت کی لاج ہے

باقرؑ کے سی کے رکھے تھے کُرتے بتولؑ نے
باقرؑ کو ہی سلام تھے بھیجے رسولؐ نے

باقرؑ ہوائے غم کی اداؤں کے ساتھ ہے
باقرؑ ہی کربلا کی فضاؤں کے ساتھ ہے
باقرؑ زبانِ دل کی دعاؤں کے ساتھ ہے
باقرؑ چمکتے دن کی شعاؤں کے ساتھ ہے

باقرؑ ہے پانیوں کی صدائے عطش کے ساتھ
باقرؑ مسافروں کی مسافت کے غش کے ساتھ

رسّی شکن کے ساتھ تھی گردن کے اِرد گرد
سلجھن اُلجھ رہی تھی وہ اُلجھن کے اِرد گرد
دھڑکا لگا تھا دل کو وہ دھڑکن کے اِرد گرد
غم کی جلن تھی ہوش کی چلمن کے اِرد گرد

چھوٹے سے سن میں غم کے پہاڑوں کو سہہ گیا
تپتی زمیں کی اندھی دراڑوں کو سہہ گیا

کھاتا تَرس نہیں تھا جو شمرِ لعیں کا دل
روتا تھا ظلم سہہ کے وہ باقرؑ حُسیں کا دل
رکھتا قدم زمیں پہ دھڑکتا زمیں کا دل
روتا تھا آسمان پہ نورِ مبیں کا دل

ماتم کناں مَلَک رہے باقرؑ کی چال پر
حوریں بلک رہی تھیں وہ بچّے کے حال پر

Presented by www.ziaraat.com

گونجے ہوئے فضاؤں میں زہراؑ کے بَین تھے
ہر اک فلک پہ حوروں کے یہ شور و شین تھے
اُمّت نے لُوٹے آج جو زہراؑ کے چین تھے
برسے قدم قدم پہ ہی زینبؑ کے نین تھے
سر کو جھکا کے کہتی خدایا تو رحم کر
بچے بلک رہے ہیں دلوں میں ہی سہم کر

☆☆☆☆☆

حضرت امام محمد باقرؑ

مظلوم مسافر باقرؑ کی جلوت میں دعا خلوت میں دعا
مجروح بدن کے زخموں کی حالت میں عزا طاقت میں عزا
اشکوں کے سلگتے پانی کی ندرت میں ندا قدرت میں ندا
ہر ایک قدم کے چلنے کی حرکت میں بکا برکت میں بکا
مضروب بدن کی حالت کی سنگت میں قضا قربت میں قضا
ہمشکلِ رسالت مولا کی صورت میں بقا مورت میں بقا
زخموں کے ماتم کرنے کی شدّت میں رضا حدّت میں رضا
شبیرؑ پہ گریہ کرنے کی رقّت میں صدا لذّت میں صدا
اس حالت میں ہر ایک قدم شوکت میں انا حشمت میں انا
سجّادؑ کے سائے میں چلتی حرمت میں حیا عصمت میں حیا
سجّادؑ کے لہجے سے نکلی آیت میں جزا غایت میں جزا
معصوم کے دل کی دھڑکن کی حاجت میں خدا چاہت میں خدا

Presented by www.ziaraat.com

میدانِ عرفات

میدان تجھ پہ ابنِ علیؑ کا قیام تھا
طاری وہ تجھ پہ نورِ خدا کا نظام تھا
ہر آن تجھ پہ عرش بھی کرتا سلام تھا
ذرّات کی زبان پہ رب کا پیام تھا
خوشبو کے آئینے سے تھے ذرّات میں گھلے
سورج وِلایتوں کے تھے طبقات میں گھلے

زہراؑ کی بیٹیوں کے قدم تجھ پہ نقش ہیں
گویا خدا کے لطف وکرم تجھ پہ نقش ہیں
ساری عبادتوں کے بھرم تجھ پہ نقش ہیں
حمد وثنا کے سارے علم تجھ پہ نقش ہیں
پردہ ادب کا آج بھی ہر اک صدا میں ہے
آیات گھومتی ہیں تو قرآں فضا میں ہے

آیات تھیں خدا کی مجسّم زمین پر
صلِّ علیٰ کا شور تھا عرشِ برین پر
کرتے نبیؐ تھے فخر حُسینِؑ حَسین پر
چھایا تھا نورِ فاطمہؑ رُوئے زمین پر
بچّوں کے بولنے کی وہ چہکار ساتھ تھی
گویا علیؑ کے باغ کی مہکار ساتھ تھی

شبیرؑ عظمتوں کے نظارے کے ساتھ تھے
عبّاس جلوتوں کے سہارے کے ساتھ تھے
احباب سطوتوں کے اشارے کے ساتھ تھے
انصار شوکتوں کے کنارے کے ساتھ تھے
نوری رُخوں کے نور سے پُر نور بَن بنے
سب نور مجتمع ہوں تو اکبرؑ سا چَن بنے

Presented by www.ziaraat.com

اکبرؑ ہی تو تھا نورِ بصارت حسینؑ کا
اکبرؑ ہی تو تھا زورِ شجاعت حسینؑ کا
اکبرؑ ہی تو تھا رنگِ سخاوت حسینؑ کا
اکبرؑ ہی تو تھا جوشِ شہادت حسینؑ کا
اکبرؑ کی آن آنِ امامِ حسینؑ تھی
اکبرؑ کی جان جانِ امامِ حسینؑ تھی

سجادؑ ایک سمت تھے پُر جوش اس قدر
تھی سرخی جلال سی چہرے پہ الحذر
حیدرؑ کے خوں کا جوش ٹپکتا تھا سر بہ سر
سینہ زمیں کا چیرتی تھی تیر سی نظر
دیکھا رُخِ جلال کو بیٹھا جو زین پر
گھوڑا تھا سینہ تان کے چلتا زمین پر

قاسمؑ پسر حسنؑ کا امامت کا نور تھا
میداں میں سر بلند شجاعت کا طُور تھا
سرسبز شاخِ حُسن پہ کھِلتا یہ بور تھا
وہ دستِ نوجوانی سے کتنا ہی دور تھا
دیکھا نہیں تھا آنکھ نے شہرِ شباب کو
چھوتے نہیں تھے پیر بھی اسکے رِکاب کو

لشکر رہا تھا ساتھ پہ تنہا حسینؑ تھا
ہر اک کو دیکھ دیکھ کے روتا حسینؑ تھا
دردوں کا قافلہ سا وہ سہتا حسینؑ تھا
عالم میں اسکے جیسا نہ دُوجا حسینؑ تھا
طاقت اِسی پہ موت کی بیکار ہو گئی
روحِ حیات اس سے ہی سرشار ہو گئی

Presented by www.ziaraat.com

دستِ خدا علیؑ ہے تو بازو حسینؑ ہے
دیکھو تو کائنات میں ہر سُو حسینؑ ہے
دینِ خدا کے ہاتھ ترازو حسینؑ ہے
جرأت میں جو پلی ہے وہ خوبو حسینؑ ہے
خود بیمثال ہو گیا سارے جہان پر
کٹوا کے سر ہے بولتا دیکھو سنان پر

تھے معترف وہ جسکے پیمبر حسینؑ ہے
ہے خوش نصیب جسکو میسّر حسینؑ ہے
حیدرؑ کے باغ کا وہ گلِ تر حسینؑ ہے
زم زم کے پانیوں کا مقدّر حسینؑ ہے
معصوم ہیں حسینؑ کو روتے رہے سدا
حق نے غمِ حسینؑ میں ماتم کیا جدا

ایماں نہ تھا جہان میں اُمّت جواں نہ تھی
گونجے علیؑ کی راہ میں ایسی اذاں نہ تھی
ٹکرائے جو پہاڑ سے ہمّت گراں نہ تھی
ہائے حسینؑ، بَن میں بھی جسکو اماں نہ تھی
تلوار کے کلام کو پُر جوش کر دیا
احرام کی زبان کو خاموش کر دیا

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

آج

رخ بدل کر جب ہوئی ہے مسکراہٹ کی نظر
ہے ہوا کے رخ پہ چھائی جگمگاہٹ کی نظر
ہاتھ پر اہلِ قلم کے تھرتھراہٹ کی نظر
دے گیا میرا قلم ہے سنسناہٹ کی نظر
جب سمجھ میں آ گئے معنیٰ مری تحریر کے
کِھلکھلا کے ہو گئے روشن دیے تقدیر کے
آج پھر قاتل ملے مظلوم کی پہنے قبا
آج پھر مقتول سارے پا گئے سوزِ فنا
آج پھر سارے صنم دینے لگے درسِ دعا
آج پھر معصوم بھی کرنے لگے جور و جفا
آج پھر مظلوم کی فریاد کو کوڑے لگے
آج پھر بھاری گنہ افراد کو تھوڑے لگے

آج بھی سیدھی نظر پڑھتی گئی ہو کر نگوں
آج بھی ہر اک بشر کے سر پہ چھایا ہے جنوں
آج بھی ذہنوں کے اندر ہے گھلی زہرِ فسوں
آج بھی حِسِ سماعت کو نہیں ملتا سکوں
آج بھی دنیا مسائل کا نگر بننے لگی
آج بھی سارے وسائل کا ضرر بننے لگی
آج پھر روشن ہواؤں سے ملیں تاریکیاں
آج پھر موٹے دماغوں سے ملیں باریکیاں
آج پھر ارض و سما میں ہو گئیں نزدیکیاں
آج پھر آئین میں راسخ ہوئیں تبدیلیاں
آج پھر ظالم بڑے نقّاد سے بننے لگے
آج پھر نامرد بھی جلاّد سے بننے لگے

Presented by www.ziaraat.com

آج پھر ہر اک بہن کی گود کا اُجڑا ثمر
آج پھر ہر اک وفا پیکر کرے بھائی شرر
آج پھر ماؤں کے دل بھی ہو گئے اجڑے نگر
آج پھر پہنے لہو کے ہیں کفن سارے پدر

آج پھر رہبر ہمیں شیرِ جلی سا چاہیے
آج پھر خیبر شکن ہم کو علیؑ سا چاہیے

آج پھر تختِ امارت پر ہوا شبخون ہے
آج پھر کفّار کا چلتا ہوا قانون ہے
آج پھر خونخوار کتوں میں گھری خاتون ہے
آج پھر جلتی ہوئی بازار میں زیتون ہے

آج پھر نورِ خدا روشن کرے ہر اک گلی
آج پھر تلوار لے کے چل پڑے مولا علیؑ

آج پھر بے دید رہبر آج پھر اندھا سفر
آج پھر ظلم و ستم ہے آج پھر قتلِ سحر
آج پھر دھوکہ دہی ہے آج پھر مکر و ضرر
آج پھر کھلیان روئے آج پھر روئے شجر

آج پھر دستِ علیؑ سے برتری ہیں مانگتے
آج پھر ہم تو امانِ سروریؑ ہیں مانگتے

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ ہے

رسولؐ کے ہے خون کا وہ خانداں حسینؑ ہے
علیؑ کے گھر کی دیکھ لو وہ داستاں حسینؑ ہے
بتولؑ کے چمن کا بھی وہ باغباں حسینؑ ہے
خدا سے عشق جو کرے وہ قدرداں حسینؑ ہے
خدا وہیں ملا ہمیں جہاں جہاں حسینؑ ہے
نجوم دم بخود رہے وہ کہکشاں حسینؑ ہے
خدا کے ہر نظام کا وہ حکمراں حسینؑ ہے
نبیؐ کے قافلے کا بھی وہ پاسباں حسینؑ ہے
بہشت کا جو ناز ہے وہ کارواں حسینؑ ہے
بشر بشر ہے دے رہا وہ امتحاں حسینؑ ہے
کرم کرے گھڑی گھڑی وہ مہرباں حسینؑ ہے
ازل سے تا ابد رہا وہ جاوداں حسینؑ ہے

غموں کی تیز دھوپ میں وہ سائباں حسینؑ ہے
خدا کے اور بشر کے بھی وہ درمیاں حسینؑ ہے
رقم ہوئی ہے خون سے جو داستاں حسینؑ ہے
رسولؐ کے تو دین کا بھی پاسباں حسینؑ ہے
خدا کے ہر کلام کا وہ ترجماں حسینؑ ہے
وہ کشتیٔ نجات کا بھی بادباں حسینؑ ہے
عطا علوم جو کرے وہ بھاگواں حسینؑ ہے
ہے کرب کے درخت پر جو آشیاں حسینؑ ہے
فلک کے رنگ کو کرے جو ارغواں حسینؑ ہے
پسر کی لاش ہاتھ پر رواں دواں حسینؑ ہے
جسد اُٹھا کے لے چلا یہ ناتواں حسینؑ ہے
لٹا لٹا کے گھر گیا کہاں جواں حسینؑ ہے؟
سہے جو ظلم کی چلی وہ آندھیاں حسینؑ ہے
کٹا ہوا ہے تیغ سے وہ خوں چکاں حسینؑ ہے
برس کے دیکھتی رہیں وہ بجلیاں حسینؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

منقبت

مولائے زین العابدینؑ
مولائے زین العابدینؑ

شبیرؑ کے ہیں جانشیں
ہیں عرشِ پاک کے مکیں
نورِ نبیؐ نورِ مبیں
شکلِ علیؑ حُسنِ بریں
کعبہ صفت ہیں دلنشیں
سب مانتے ہیں مومنیں
مولائے زین العابدینؑ
مولائے زین العابدینؑ

سجادؑ ہے ان کا لقب
بے مثل ہے انکا نسب
اعلیٰ رہا انکا حسب
مانیں عجم مانیں عرب
ہر دل کرے انکی طلب
خوشنود ہیں سب متقیں
مولائے زین العابدینؑ
مولائے زین العابدینؑ

Presented by www.ziaraat.com

آقائے کل مولائے دیں
ماوائے کل ملجائے دیں
آبائے کل اعصائے دیں
اولیٰء کل اعلائے دیں
احصائے کل انشائے دیں
امامت انکی بہتریں
مولائے زین العابدینؑ
مولائے زین العابدینؑ

بکھرتی ان سے رحمتیں
نکھرتی ہیں سب نعمتیں
مسلسل ان کی عظمتیں
چمکتی ان کی شوکتیں
لپٹتی ان سے قدرتیں
سفارش انکی بہتریں
مولائے زین العابدینؑ
مولائے زین العابدینؑ

Presented by www.ziaraat.com

رسالت ان پہ ہے فدا

امامت ان پہ ہے فدا

نبوّت ان پہ ہے فدا

حقیقت ان پہ ہے فدا

قیامت ان پہ ہے فدا

مٹھی میں ہے ساری زمیں

مولائے زین العابدینؑ

مولائے زین العابدینؑ

☆☆☆☆☆

سیدہ بی بی زینبؑ

زینبؑ نبیؐ کی شان امامت کی آرزو

زینبؑ عبادتوں کی حقیقت کی گفتگو

زینبؑ ہے نیکیوں کے تصور کی جستجو

زینبؑ حسینیت کے مقدّر کی آبرو

زینبؑ پہ کربلا کے شہیدوں کو ناز ہے

زینبؑ کی سمت کعبہ بھی پڑھتا نماز ہے

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

حضرت بی بی زینبؑ

زینبؑ وہ آ رہی ہے
خطبے سنا رہی ہے

لاشے اُٹھا اُٹھا کے
دیں کو بچا بچا کے
پہرے بنا بنا کے
سب کو سُلا سُلا کے
خود کو جگا رہی ہے
زینبؑ وہ آ رہی ہے
خطبے سنا رہی ہے

تر ہے لباس خوں میں
ڈوبی ہے آس خوں میں
دل ہے اُداس خوں میں
تڑپے حواس خوں میں
آنسو چھپا رہی ہے
زینبؑ وہ آ رہی ہے
خطبے سُنا رہی ہے

Presented by www.ziaraat.com

شعلے عیاں ہوئے ہیں
خیمے دھواں ہوئے ہیں
بے خانماں ہوئے ہیں
لشکر رواں ہوئے ہیں
غربت ستا رہی ہے
زینبؑ وہ آ رہی ہے
خطبے سُنا رہی ہے

بھائی مَرے ہوئے ہیں
لاشے پڑے ہوئے ہیں
کپڑے پھٹے ہوئے ہیں
اعضا کٹے ہوئے ہیں
نوحے سُنا رہی ہے
زینبؑ وہ آ رہی ہے
خطبے سُنا رہی ہے

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

حضرت بی بی سیدہ رقیہؑ

یہ زینبؑ کی چلتی زباں ہیں رقیہؑ
وہ لہجے سے ہوتی عیاں ہیں رقیہؑ

علمدار غازیؑ نشاں ہیں رقیہؑ
خدا کا وہ نوری مکاں ہیں رقیہؑ

جہاں ذکرِ غازیؑ وہاں ہیں رقیہؑ
نگاہوں سے اوجھل نہاں ہیں رقیہؑ

وہ زینبؑ تو ابتک ہیں پہرے پہ بیٹھی
خدا کی قسم با اماں ہیں رقیہؑ

ہے اشکوں سے بہتا ہوا خون کہتا
یہ آنسو یہ آہیں فغاں ہیں رقیہؑ

یہ خاکِ قدم جنکی خلدِ بریں ہے
سراپا خدا کا جہاں ہیں رقیہؑ

تھا عابدؑ کا ہر قطرۂ خون کہتا
کہ بحرِ ستم میں رواں ہیں رقیہؑ

بندھے ہاتھ بیٹھی ہے قدرت خدا کی
کھلے سر فلک پر عیاں ہیں رقیہؑ

زمیں سے فلک تک صدا جسکی گونجی
وہ لہجہ علیؑ کا بیاں ہیں رقیہؑ

☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ہادیٔ دوراں

السّلام اے ہادیٔ دوراں امامت کی نگاہ
السّلام اے رہبرِ ایماں قیادت کی نگاہ
السّلام اے ندرتِ قرآں نفاست کی نگاہ
السّلام اے چہرۂ یزداں رسالت کی نگاہ
السّلام اے دامنِ اسرار کے رازِ عمیق
السّلام اے طاقتِ انوار کے نازِ شفیق
السّلام اے صورتِ حمد و ثنا تسبیحِ جاں
السّلام اے لذّتِ صدق وصفا تسبیحِ جاں
السّلام اے دولتِ حسن وضیا تسبیحِ جاں
السّلام اے شوکتِ صبر ورضا تسبیحِ جاں
السّلام اے صاحبِ غیبت امامِ انس و جاں
السّلام اے صاحبِ ہیبت امامِ انس و جاں

دعا

یا امامِ منتظر سن لو مرے دل کی صدا
یا امامِ منتظر مولا کرو حاجت روا
یا امامِ منتظر مولا مری بخشو خطا
یا امامِ منتظر سب دور ہوں جور و جفا
یا امامِ منتظر نازل سبھی انعام ہوں
یا امامِ منتظر سارے فنا آلام ہوں
یا امامِ منتظر عبّاسؑ کا پرچم رہے
یا امامِ منتظر شبیرؑ کا چہلم رہے
یا امامِ منتظر مجلس رہے ماتم رہے
یا امامِ منتظر ذکرِ خدا پیہم رہے
یا امامِ منتظر دل سے کریں فریاد سب
یا امامِ منتظر مومن رہیں آباد سب

Presented by www.ziaraat.com

یا امامِ منتظر ملتی ہمیں منزل رہے
یا امامِ منتظر اب دور ہر مشکل رہے
یا امامِ منتظر وجدان کی محفل رہے
یا امامِ منتظر عرفاں ہمیں حاصل رہے
یا امامِ منتظر اقبال کی بارش رہے
یا امامِ منتظر اعمال کی بخشش رہے
یا امامِ منتظر عزّت ملے شوکت ملے
یا امامِ منتظر عظمت ملے عصمت ملے
یا امامِ منتظر قسمت ملے برکت ملے
یا امامِ منتظر مدحت ملے قربت ملے
یا امامِ منتظر خیرات کی برسات ہو
یا امامِ منتظر درجات کی بہتات ہو

یا امامِ منتظر رفعت ملے حشمت ملے
یا امامِ منتظر چاہت ملے الفت ملے
یا امامِ منتظر خلعت ملے حکمت ملے
یا امامِ منتظر حرمت ملے جنّت ملے
یا امامِ منتظر سر پر مرے سرکار ہوں
یا امامِ منتظر دشمن مرے فی النار ہوں
یا امامِ منتظر ادراک کی لذّت رہے
یا امامِ منتظر املاک کی دولت رہے
یا امامِ منتظر لولاک کی رغبت رہے
یا امامِ منتظر خوراک کی طاقت رہے
یا امامِ منتظر طرزِ ثناء معقول ہو
یا امامِ منتظر میری دعا مقبول ہو

Presented by www.ziaraat.com

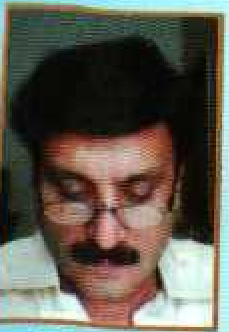

0300-6302626

Presented by www.ziaraat.com

تصانیف سید محمد حیدر گردیزی

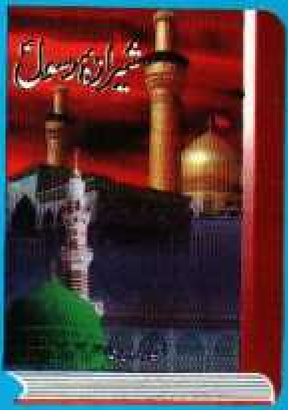

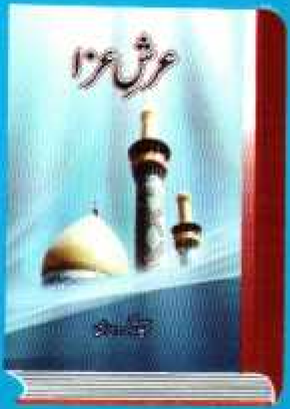

تصانیف سید عمران حیدر گردیزی

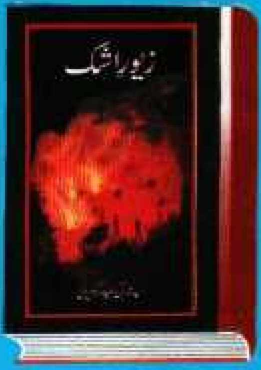

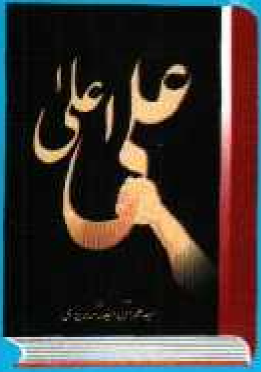

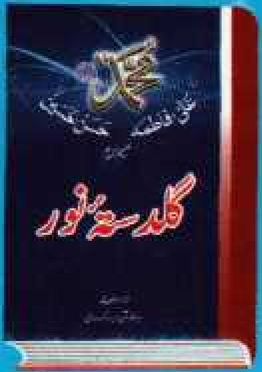

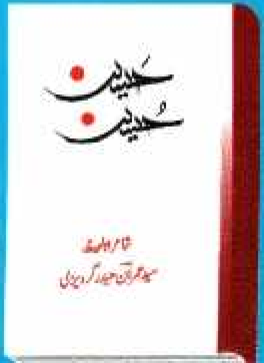

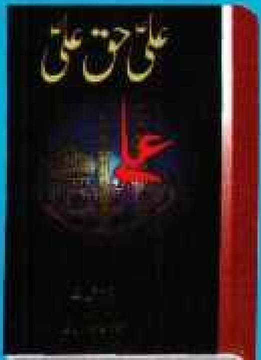

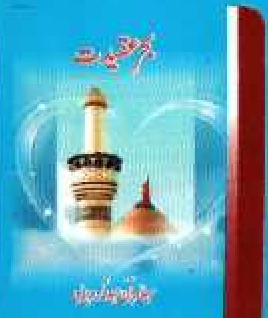

Presented by www.ziaraat.com